M.A.LIBRARY, A.M.U.
U3126





بہ یمن خداوند لایزال و افضال ایزد متعال نسخہ عجیبہ

موسوم بہ

تعلیم النسوان ہنود بھرت کھنڈ

جسکو بنظر فوائد عام

منشی چتر بھوج سہای بہارگو شرما سابق پروپرائٹر مطبع آفتاب عالمتاب آگرہ
حال تواریخ نویس ضلع اجمیر متعینہ محکمہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بندوبست نے
تصنیف کیا اور سرکار گورنمنٹ سے

حسب الارشاد فیض بنیاد عادل زمان حاتم دوران جناب ایم کیمپسن صاحب
بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی کے

مطبع ست پرکاش واقع آگرہ مین
باہتمام پنڈت جوالا پرشاد بھارگو شرما مالک مطبع کے چھپی



اول مرتبہ — ۵۰۰ جلد





دیباچہ

پرماتما کی استت اور مہمان کون برنن کرسکتا ہے ہم تچھہ جیووں
کی کیا سامرتھہ ہے کہ اوس پورن برہم کا جس گاوین اور ہماری
بدہی کو کہان رسائی ہے کہ من اور بدہی کے وسیلے سے اوسکی
شکتی اور مایا کا پار پاوین اس کارن ہمکو چپ رہنا اوچت ہے ؞

شکریہ

جناب فیضمآب والاخطاب سرکار گورنمنٹ ہند کی فیض رسانی اور جناب
خداوند نعمت ایم کیمپبن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی اور شمالی کی قدر دانی تمام قلمرو ہند مین مثل آفتاب عالمتاب
کے مشہور ہے جسکے نتیجہ سے ہر فرد بشر شادکام اور مسرور ہے کیا عمدہ
انصاف ہے کہ علے قدر مراتب ہر ادنے اور اعلے کے علم اور جوہر کی

قدر و منزلت فرماتے ہین اور حسب حیثیت و لیاقت علمی کے ہر ایک کی
عزت اور آبرو بڑھاتے ہین مینے جو یہہ کتاب واسطے فیض عام اور فوائد
اہل ہند کے تصنیف کر کے سرکار مین نذر گذرانی تھی اوسکے صلہ مین
تین سو روپیہ انعام مرحمت فرمایا گیا اور پانسو جلدین خرید فرمانے کا
ارشاد صادر ہوا اس پرورش و قدردانی کا شکر مین ادا نہین کر سکتا
کہ اس مقام مین زبان اور قلم کو تحریر اور تقریر کی طاقت نہین ہے
ہمیشہ ایسے حکام انصاف پرور کا سایہ مبارک ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رکھے

کتاب بنانے کا سبب

واضح ہو کہ عقلمندون کے نزدیک سچ بولنا سب سے عمدہ کام ہے
بیوقوف لوگ بناوٹ اور خوشامد کو پسند کرتے ہین مینے جو علم اور عقل
کی مدد سے ہندوستانیون کی راہ و رسم اور چال چلن پر خیال کیا تو معلوم
ہوا کہ ہمارے ملک کے کل ہندو مسلمان جنکے لچھن ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی
کئی سو برس سے بگڑ گئے کنچنی کے جال مین پھنسے ہوئے ہین اب تک غفلت
کی نیند مین عام لوگون کی آنکھین افیونیون کی طرح بند ہین یہہ سب علم اور عقل
نہونیکا فتور ہے جنکے ساتھ گھن پیتا ہے عقلمند لوگ بیوقوفون کے
ڈر سے جان بوجھ کر اپنے پاؤن مین آپ کلھاڑی مارتے ہین دیکھیے صدہا
ہندوستانی سرکار انگریز بہادر کی مہربانی اور پرورش سے اچھے اچھے عمدہ عہدہ
پر مقرر ہین اور بڑی بڑی تنخواہین پاتے ہین تو بھی اونکے سرون پر سدا فرض

بنا رہتا ہے بہت سی ایسی بُری رسمین ہین کہ آبرو مین فرق ڈلواتی ہین پس جب تک مرد اور عورتین دونون سمجھین نہ دنیا مین سکھ سے گزرنا اور عاقبت مین پرمیشر کے سامنے سرخرو ہو کر جانا مشکل ہے اکثر دیکھنے مین آتا ہے کہ بیوقوف عورتون نے بھلے بھلے مردونکی آبرو کو خاک مین ملا رکھا ہے بہرحال عورتون کا تعلیم پانا اور علم کے وسیلے سے بھلے اور بُرے کامون کا آخیر سوچنا بہت ضرور ہے۔

نہایت خوشی اور شکر کا مقام ہے کہ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے عورتون کی درستی اور اصلاح طبیعتون کے لیے بہت محنت اور جانفشانی کے ساتھ خون جگر کھا کر کتاب مراۃ العروس بنائی گویا دولہنون کے گلے مین ایک امولک جڑاؤ ہار پہنایا جو کوئی تمیزدار بہو یا بیٹی اوسکو شوق سے پڑھے بے شبہ خانہ داری معاملہ مین ہوشیار اور بول چال مین درست ہو جا لیکن تمام ہندونکی عورتون کو اسقدر لیاقت نہین کہ اوس کتاب کو پڑھ سکین کیونکہ نسبت مسلمانون کے ہندونکی بول چال مین بہت بڑا فرق ہے ان دونون گروہ کے جدا جدا تمیز اور لیاقت مین فرق ہونیکا سبب لکھا جاتا ہے تا کہ کسی کو حجت اور دلیل باقی نہ رہے ۔ اول تو خاص سبب یہی ہے کہ اکثر مسلمان اپنی مت کی کتابین پڑھنے کے سبب صحت کے ساتھ تلفظ زبان سے ادا کرتے ہین ۔ دوسرے بموجب حکم شریعت اور چلن اونکے قدیم ملک کے آپسمین چچا تایا کی بیٹی سے بیاہ شادی کرتے ہین اونکی لڑکیان غیرخاندان مین بیاہی نہین جاتین اور کبھی ایسا سنجوگ بھی ہو تو صرف اتنا کہ ایک محلہ سے دوسرے محلے مین شہر تو ویسے کسی حال مین نہین چھوٹتا ۔ تیسرے اونکے لڑکے اور لڑکیان اپنے باپ چچا تایا وغیرہ کو جیسے سنتی ہین وہی باتین سیکھتین

اونکے دلون مین نقش ہوتی ہین مٹی کے کچے برتن پر جیسا چاہو نقش ہو سکتا ہے
پکنے کے بعد تو بہت ہی مشکل ہے مسلمانون کے بچے سب پڑہے ہوئے اور ہندوون کے
پڑہے ہوئے بہی برابر نہین ہو سکتے کداچت کوئی آدمی جہالت سے یہہ دلیل
کرے کہ ہندوؤن مین تو ہزارون آدمی اردو فارسی انگریزی ناگری پڑہے ہوئے
ہین کیا اونکی اولاد کی زبان صاف نہوگی اور اپنے باپ چچا کا ڈہنگ نہ سیکہین گے
اوسکا اچہا اور سچا جواب تو یہہ ہے کہ اکثر بچے عورتون مین رہتے ہین اور عورتون کا
یہہ حال ہے کہ لکہنے پڑہنے کے نام سے چونکتی ہین اور مرد بہی لکہانے پڑہانے کو عیب
جانتے ہین پس جیسی اونکی مائین تمیزدار ہونگی ویسی ہی باتین بچے سیکہین گے
اچہی تقریر اور صاف زبان اور تمیز کیا چاندنی چوک سے مول لائین گی بڑے
ہونے پر بہی وہ خو بو بچپن کی نہین چہوٹے گی یہہ حال تو شہر والون کا ہے دیہاتی
اور قصباتی تو اور بہی گئے گذرے ہین اگر کسی صاحب ہندستانی کو میرے قول پر
بشواس نہو تو اپنے اپنے گہرون مین دیکہین کہ کیا برتاؤ ہو رہا ہے اور یون
خواہ مخواہ کوئی شیخی بگہارے اور ڈینگ کی لے تو لیجئے خود دہلی اور اکبرآباد کے محلون
مین مرد اور عورتون کی باتین سنئین وجہ یہہ کہ خاص دہلی مین جنت آرا فقیر چند ساہوکار
کی کوٹھی کے پاس محلہ مالی واڑہ مین میری سسرال ہے اور منشی گنگا بشن بہارگو قوم
وکیل سررشتہ میرے بہائی ایک جدی کا مکان چاندنی چوک کے پاس گہاسی رام کے
کوچہ مین ہے پندرہ سولہ برس سے آگرہ مین خوشباش رہتا ہون بہت دنون تک
خاص کشمیری بازار اور محلہ گزہتیا اور کوچہ حکیمان اور مولا بیگم کے کٹرے واقع
نائی تہان اور مغلی کٹرہ مین چاپہ خانہ آفتاب عالمتاب جاری رہا کسی ایک

نانی کی منڈی مین شاہ جی کے دربار کے پاس سکونت رہی ہندوؤن مین ہر ایک
کی بول چال کا نرالا ڈھنگ پایا عام لوگون کی حالت پر غور کرنا چاہئے خاص لوگون
کا ذکر نہین اگر کسی نے اپنے شوق سے مولویون اور شاعرون کی صحبت مین رہکر
شعر سخن کے وسیلے سے عمدہ لیاقت حاصل کی تو یہہ بات اور ہے فرض کیا
سیکڑون مین دس پانچ مردون نے نام پایا اور اونکی طرح اپنا ڈھنگ بنایا تو
کیا ہوا عورتین وہ باریک سمجھہ کہان سے لائینگی — چوتھے ہندوؤن مین عورتین
ایک خاندان اور ایک شہر کی نہین ہوتین اونکی شادی پورب مین ہوتی اور کسیکی
پچھم مین لاہور کی بیٹی پٹیالہ مین اور بنارس کی لڑکی دلّی مین بیاہی گئی متھرا سے
دلّی والے بیاہ لیگئے اور متھرا والے پراگ سے شادی کر لائے چاہے گاؤن ہو
خواہ قصبہ خواہ شہر جہان ذات برادری کے گھر ہونگے وہان ہی شادی بیاہ کرینگے
— پانچوین بموجب رسم شاستر اور مرجاد خاندان کے ہندوؤن مین کئی گوت اور
ناتے رشتے بچائے جاتے ہین اسلیئے یہہ بندوبست نہین ہو سکتا کہ منشی منشی کو اور
پنڈت پنڈت کو اور پیشہ ور پیشہ ورون کو اور اہل قلم متصدیون کو اپنی لڑکیان دین
اور لین بلکہ متصدیون اور پنڈتون کی لڑکیان پیشہ ورون کو بیاہی جاتی ہین شہر والے
گاؤن مین لڑکیان دیتے ہین اور گاؤن والون کی لڑکیان شہرون مین بیاہی
آتی ہین اس سبب سے اگر ایک گھر مین دس عورتین ہین تو الگ الگ دس جگہ اونکا نیہر یعنی
میکا ہے اون سب کی بول چال موافق اونکی لیاقت اور پیدایش شہر اور قصبہ اور
گاؤن کے مل جل کر اور ہی طرح کی ہو جاتی ہے اوسی کے مطابق مردون کا حال
دیکھیہ بہت آدمی ایسے ہین کہ اردو فارسی پڑھنے کے بعد ہی اونکی زبان سے ٹھیٹ

حرف نہین نکلتا پس جو لوگ کہ کچھہ بھی لکھنا پڑھنا نہین جانتے اونکا کیا پتا ہے۔
ان سب باتون کے سوا ابھی تک کوئی ایسی کتاب اردو ناگری مین چھپی ہوئی دیکھنے
مین نہین آئی کہ جسکو پڑھکر ہندوون کی عورتین خانہ داری کی تمیز اور لیاقت پیدا
کرکے اپنے اپنے خاندان کی بری اور بھلی رسمون سے واقف ہون اور اپنی اور
مردون کی عزت اور آبرو کو بچائین سب سے پہلے جڑ درست ہونے کے لیئے
لڑکیون اور اونکی ماچچی تائیون کو کتابون کے وسیلے سے اچھی اچھی باتون کا
سکھانا اور بری عادتون کا چھڑانا بہت ضرور ہے اور امید ہے کہ جب اونکو
سہولیت سے سچی سچی باتین سوجھائی جائین تو رفتہ رفتہ اونکے دلون مین نیک
عمل کا اثر پیدا ہو آخر لکھے پڑھے آدمی کو کچھہ تو لاج آوے ہی گی پھر آپ سے
آپ وہ پرانی چالین جنسے دین اور دنیا دونون بگڑ گئے اور بگڑتے جاتے ہین
چھوٹ جائین گی۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے بیچ کے زمانہ سے ابتک بہت فرق
ہو گیا یا تو یہہ حال تھا کہ اونچے گھرون مین عورتون کا لکھانا پڑھانا اپنے نزدیک
منحوس اور گالی سمجھتے تھے یا اب اچھی سمجھہ آجانے اور علم پڑھنے سے پنڈت برہمن
لوگ بھی جنکی ڈوری مین ہندستانی ہر قوم کے آدمی بندھے ہوئے ہین لڑکیون اور
عورتون کی تعلیم مین دل اور جان سے کوشش کر رہے ہین جیسے پنڈت بنسی دہر
صاحب مدرس نارمل سکول آگرہ اور پنڈت کنج بہاری لال صاحب ڈپٹی انسپکٹر
مدارس آگرہ اور ہر جگہہ کی سوسیٹی کے ممبرات اور دن اسی خیال مین رہتے ہین
اسلیئے مینے بھی عوام کی بھلائی اور آرام کے لیئے اس کتاب کو لکھا یہہ بات مگر
تھی کہ دلی اور لکھنو خاص کے محاورون کو کام مین لاتا اور جیسا کسیقدر شعر و سخن کا

شوق ہے لوگون کو اپنی طبیعت کی تیزی اور چالاکی دکھلاتا لیکن بالکل مناسب
نجانا کیونکہ اگر ایسا بچار کرتا تو جس رائے سے کہ یہہ کتاب بنائی ہے وہ مطلب
فوت ہوجاتا اور ہندوؤن کی لڑکیان اور عورتین اوس مضمون کو کچھہ نہین سمجھتین
کیونکہ وہ علم خاص مسلمانون سے جاری ہوا ہے سب طرح سوچ سمجھکر بہت ہی سیدہی
سیدہی بول چال مین مطلب لکھا تاکہ پڑہتے وقت لڑکیان اور عورتین نہ اولجھین
اور اسی کا ترجمہ ناگری بھاشا مین بہی کیا گیا اوسکا نام سکشا مرت سند ہو آریہ پایا
ہے — اس سے پہلے ایک کتاب آئینہ خرد اُردو بنائی ہے چنانچہ سرکار
فیض آثار نے بنظر قدردانی اوسکو رجسٹر مین درج فرمایا اوسکا یہہ ڈہنگ ہے کہ
مرد ہو خواہ عورت کوئی کسی ذات اور مذہب کا آدمی ہو اوسے پڑہے تو جی بگڑے
مگر شرط یہہ ہے کہ عقل کا دشمن اور خود پسند اور جہوٹی دلیل کرنے والا نہو اوسکا
خلاصہ ناگری زبان مین لکھا جسکا نام گیان چندرودے بدہ پرکاش ہے یہہ چارون
کتابین سرکار گورنمنٹ کی نذر گذرانی گئی ہین — دل مین دریافت کرنے سے یہہ بات
ثابت ہوئی کہ الگ الگ خاندان اور ذات مین ہزارون رسمین بُری اور بھلی جاری
ہین اون سب کا تفصیل وار حال لکھنے مین تو پوری واقف کاری چاہیے اور شاید
دریافت کرنے کے بعد تفصیل وار لکھا جاوے تو ہر ایک ذات کی ایک ایک کتاب
الگ الگ بن جاوے اور اوس طول طویل مین اصلی مطلب ہاتھہ سے جاتا رہے
اسلیے اکثر جو سب لوگون مین بیوقوفی کے سبب بُری باتین جاری ہین وہی ذکر
لکھا گیا اسی کو پڑہین گے اور جہوٹھہ کو جہوٹھہ اور سچ کو سچ سمجھکر اوسپر عمل کرینگے
تو مرد و عورت بہت بڑا فائدہ اوٹھائین گے پر ہمیشہ ہمارے سرپر قدردان حاکمونکو

سلامت رکھے کہ اونکی بدولت ہم لوگ انسان بنتے جاتے ہین اور کچھہ کچھہ برے اور بھلے پہچاننے کی تمیز آتی جاتی ہے اگر ہمیشہ ہمارے جسم کے ایک ایک بال کو گویائی کی طاقت بخشے تو بہی ہم سرکار کی پرورش اور قدردانی کا شکر ادا نہین کرسکتے *

ہندوون کی لڑکیون اور عورتونکی تعلیم

کاشی کا مذکور ہے کہ دیودت نامی ایک پنڈت پتھر کی گلی مین رہتا تھا سنسکرت بدیا بہت اچھی جانتا تھا بلکہ کئی سبہا بہی جیت چکا تھا اوسکی گنتی خاندانیون مین تہی لیکن اوسکو جیو کا کا سوچ آٹھہ پہر رہتا اوسی تنگی اور مفلسی مین ایک لڑکا چاند کا ٹکڑا پیدا ہوا اوسکو ماباپ نے پالا پلوسا برس دن کا ہوا تو چلنے پھرنے بولنے چالنے لگا اوسکی بدّہی شروع سے ہی ایسی تیز تہی کہ پانچ سات برس کے لڑکے کی برابر بات چیت کرتا تہا پانچ برس کا ہوا تو دیودت نے اوسکو تیج وان اور عقلمند جانکر بدّیا کا آرنبھہ کرایا تھوڑے ہی دنون مین اوسنے امرکوش زبانی یاد کرادیا چھٹا برس جب لگا بیاکرن شروع کرایا دو برس مین اوسنے اچھی طرح بیاکرن پڑہ لیا ارتھہ لگانے اور مطلب سمجھنے کی کچھہ کچھہ ہمت بڑھی پرمیشر کی قدرت تہی دیکھتے دیکھتے وہ تو دس بارہ برس کی عمر تک کئی شاستر پڑہ گیا —

پنڈت دیودت نے ایک دن اپنے من مین سوچا کہ لڑکا اپنے گھر کی بدّیا مین تو ہوشیار ہو گیا لیکن اس زمانہ مین اس بدّیا کے وسیلہ سے دھن دولت کچھہ نہین ہوتی بلکہ نت کے کھانے پینے کا بہی سہارا نہین اور سنسار مین کیول لچھمی کے پرتاپ سے آبرو ہے اور سب کی آنکھوں مین دھن وان پیارا معلوم

ہوتا ہے اور خاندان کا نام بہی دولت ہی سے مشہور ہوتا ہے دلدری کو کوئی
نہین پوچہتا ان باپ عورت بہائی دوست سب کو نکہٹو برا معلوم ہوتا ہے پیسے
بدون جیو کا کے بہت دکہون سے دن کاٹے بہیک مانگنے اور دان پن لینے سے
کئی طرحکا نقصان ہے اول تو یہہ کہ بہیک مانگنے والے اور خیرات کا پیسا
کہانیوالے کی دنیا مین کوئی قدر نہین کرتا ہے۔ دوسرے منو سمرتی شاستر کا بچن ہے
کہ سونا چاندی اناج کپڑا اگائے زمین اور گہوڑا ان سب کو دان لینے والے براہمن کے
جپ تپ دہرم پن کرم کا پہل مارا جاتا ہے دوسرون کے پاپ اوسکا ناش
کر دیتے ہین کہوٹا دانہ پیٹ مین جانے سے بدہ بہرشٹ ہو جاتی ہے اور من کا
ورتن اندہا ہو جاتا ہے۔ تیسرے ایسے جیو کا اس لوک اور پرلوک مین سدا
دکہہ واکیہ ہے ماتہے پسینے کی کمائی مین برکت ہے سیکڑون براہمن مدرسون مین
پڑہ لکہکر میرے دیکہتے دیکہتے سرکار انگریزی مین بڑے بڑے عہدون پر مقرر ہو گئے گورنمنٹ
کالج آگرہ مین پنڈت شو دین نے انگریزی اردو سنسکرت مین ہوشیار ہو کر جیپور
کی ریاست مین ادہکار پایا اوسکی دیانت داری اور نیک چلنی کے سبب مہاراجہ
صاحب نے اپنے راج کا کل اہتمام اوسکے ہاتہہ مین سونپ دیا جتنے انگریز جیپور
مین پولیٹکل اجنٹ رہے سب اوسکے کام سے راضی تہے الور کی ریاست مین پنڈت
روپ نارائن پانسو روپیہ کا درماہا پاتے ہین اور پنچ مصاحبون مین بہرتی ہین بلکہ
صاحب پولیٹکل اجنٹ بغیر اونکی صلاح کے کوئی کام ریاست کا نہین کرتے ہین
پنڈت راومن پہول صاحب جنسے سرکار انگریزی بہت راضی رہی اور سے بہی
ہتی مہارانی کوئین وکٹوریہ پادشاہ لندن نے اونکو کمپنی ین سٹار اف انڈیا کی

پدوی بخشی اور کئی گاؤن انعام مین دیئے اب بیکانیر کی ریاست مین کل مختار
ہین ہزار روپیہ ماہواری اونکو ملتے ہین ۔ بھرتپور کی ریاست مین جالی بہاری
لال آگرہ کالج کے پڑہے ہوے ناگر براہمن آگرہ ہی کے رہنے والے بڑے گیانی
اور بدیاوان اور نیک وکیل ہین ۔ گوالیار مین سیکڑون دکہنی پنڈت جنکی پدوی
راؤ ہے بڑے بڑے عہدون پر ہین اسیطرح سیکڑون پنڈت براہمن سرکار مین
نوکر ہین ۔ بوندی کی ریاست مین راو راجہ صاحب کہ آپ بڑے بہارتی پنڈت
اور دہرم کرم کے پالنے والے ہین کل ریاست کا کام پنڈتون کی صلاح پر کرتے
ہین چوری انیائی ڈاکہ کا نام اندنون بوندی کے راج مین نہین رہا سچ جا
سکہی ہے کوئی کسی پر ظلم نہین کرسکتا گھر گھر مین بدیا باس کرتی ہے جو کوئی بڑا
راج کی نوکری سے بڑا بھیک مانگنے والون اور پروہتائی کرنیوالون اور دان
پن لینے والون کو کہین بڑا آدمی نہ سنا بہت براہمن ساری عمر بھیک مانگتے ہین
اور جوتش بدیا کے بہانہ سے جہوٹھ اور سچ بولکر اور ناداون کو دہوکہا دیکر اپنا مطلب
کرتے ہین تو بہی اونکے گہرون مین سے برکت نہین دیکہی ۔ مینے سنسکرت بدیا تو
پڑہی مگر اور کچہہ نہ ہنر سیکہا نہ اُردو انگریزی پڑہی جسکے وسیلہ سے مین کسی کچہری یا مدرسہ
یا راجستان مین عہدہ دار ہوتا خیر میری عمر تو کٹ گئی اور دکہہ سکہہ سے نباہ ہو گیا
لیکن لڑکا ابہی کچی عمر ہے اسکو ابہی سے اس ڈہنگ پر ڈالا جای کہ کسیکا محتاج
نرہے اور آگے کو اسکی بدہی کا گن پرگہٹ ہو یہہ بچار کر اپنے لڑکے کو دیو دت نے
کالج مین بہرتی کرادیا اور اوسکا نام بدیا دہر تہا پر میشر کی کرپا تو اوسپر پوری تہی
اپنی غریبی اور اچہے چال چلن کے سبب اوسنے ہمیشہ مدرسہ مین انعام پایا اسم

لوگ اوس سے بہت راضی رہتے تھے لڑکے دل اور جان سے اوسکو پیار کرتے تھے
استھ پہر اوسی کی محبت کا دم بھرتے تھے پانچ برس کے عرصہ مین سب ؟؟؟ودیاؤن
مین اول درجہ کا امتحان دیکر پاس حاصل کیا *

بدیاوتی کا بیان

متھرا مین ایک محلہ گہیا منڈی نامی ہے وہان پنڈت موہن لال کوتوال جنہنے
اگرہ کے گورنمنٹ کالج مین اچھی تعلیم پائی اور اوسکی شادی دلی مین بلی مارون
محلہ مین ہوئی تھی رہتا تہا اور اوسکی استری پڑہی لکھی گن وان اور لاج شرم والی
تھی اوسکے دو لڑکیان پیدا ہوئین ایک سے ایک اوہکار روپ وان بڑی لڑکی
کی شادی آگرہ مین کردی تھی چھوٹی کا نام بدیاوتی تہا مان باپ نے اپنے گھر مین ہی
اوسکو اوائل سے اس ترکیب کے ساتھہ لکھایا پڑھایا کہ سات آٹھہ برس کی عمر تک ہر ایک
بدیا اور گن مین ہوشیار ہوگئی اوسکی آنکھون مین ایسی لاج بھری ہوئی تھی کہ بچپن سے
ہی کبھی مردون کے سامنے نہین آتی مان باپ چچا تایا سب گھر کے مرد عورت اوسکو
ہاتھون پر رکھتے تھے جبدن سے اوسکو بات چیت کرنے کی تمیز ہوئی سوا پڑھنے لکھنے
یا جالی کشیدہ کاڑھنے یا ہر چیز چاہ اور گیان کے اور کسی بات سے وہیان نہین کہانے
اور چلبلی لڑکیون کے پاس بیٹھنے سے سدا گھبراتی کھیل کود اور بھاگ دوڑ کا نام
ہی کیا تہا متھرا نگری ہندوؤن کا تیرتھہ ہے وہان اکثر عورتین نت جمنا پر نہانے
کو جاتی ہین ہر ایک ذات کی بہو بیٹیون نے کوسنگ کے کارن جھوٹھے پریم مین مگن
ہوکر مور کہتا سے یہہ دستور کر رکھا ہے کہ پہر رات رہے سے جمنا اسنان کرنے کو
اوٹھہ جاوین اور سارے زمانہ مین پھرتی پھراتی مندرون مین ٹکرین کھاتین ؟؟؟

گھڑی دن چڑھے اپنے اپنے مکانون پر لوٹ کر آوین کتنی ایک عورتون کا یہہ حال
کہ آدہی دہوتی کمر سے باندہی آدہی اوپر سے اوڑہی لوٹیا ہاتہہ مین لیے ہوئے
اوسی روپ سے سر بازار ٹیکی بندی سودا سلف دوکان دوکان سے مول لیتی ہوئی
چلی گئین جو کوئی راستہ مین جان پہچان کا آدمی ملگیا تو اوسکو دیکھکر مونہہ ڈہانپ لیا
اول تو بدیاوتی اودہر اوسکی مان دونون بدہوان اگلی پچہلی سوچنے والی تسپر
پنڈت موہن لال شہر کا کوتوال گھر بھر اوسکے ڈر سے کانپتا تہا کیا مجال تہی کہ ڈیوڑہی
سے باہر قدم رکہین بلکہ بدون سواری کے باہر نکلنے کو بہاری عیب اور گالی سمجہتی
تہین اونسے اور نیچ عورتون سے کیا نسبت بدیاوتی کی بدہوائی اور بہاگوانی کا
کیا کہنا ہے جسکو چہوٹی سی عمر مین پورا گیان دیوتاؤن کی استریون جیسا روپ
سچے کے نیچے بنانے مین مہا چتر جیسا نام اور روپ ویسی ہی گنون مین بھر پور چھلکتی
عورتین اور مرد اوسکا چال چلن اور لیاقت دیکھکر اچنبہا کرتے اور کہتے کہ یہہ لڑکی تو
کوئی دیوتا ہے سرگ لوک سے یہان آکر جنم لیا ہے کوئی عورت کیسی ہی کہوٹے سبھاؤ کی ہو
ایکبار بہی اوسکو دیکھہ پاتی بنا داسون کی چیلی ہو جاتی ایسا اچہا سبہاؤ تہا کہ کبہی کسی
مین بل اور ماتہے مین سل نہین ڈالتی دہن بہاگ اون مان باپون کے جنکے
گہر مین بدیاوتی جیسی کنّیا جنم لے اور اچہی کمائی اون ساس سسرے اور پتیون کی
جنکے آگے ایسی بہو بیاہی آوے پہوٹے نصیب اوس کل کے جہان چڑیلین اکٹھی ہون
دونون مان بیٹیون بلکہ گھر بہر کا یہہ سبہاؤ تہا کہ موہن لال کی بدون اجازت کے
کوئی کام نکرتین — اکثر اونچے اونچے گھرون مین منہارن دہوبن کہارن نائن مالن
اس قسم کی عورتون کی بہت کچہہ آمد و رفت رہتی ہے اور بے شعور عورتین کو سنگ سے

کارن اونکے دم مین آکر بیدھڑک ایسی حرکت کر بیٹھتی ہین کہ پھر ساری عمر سر پیٹتی ہین
اور پچھتاتی ہین اونکے دہوکھے اور نادانیون کا حال آگے کسی موقع پر لکھا جایگا
ان خاتون کی عورتونکی رسائی موہن لال کے گھر مین تھوڑی تہی ٭

بدیاوتی کی سگائی اور بیاہ کا ذکر اور لڑکیون کی تعلیم کا بیان

جب بدیاوتی سات آٹھہ برس کی ہوئی اوسکے ماں باپ کو بیاہ سگائی کا سوچ
ہوا ادہر ادہر لڑکے کی تلاش مین دوست آشناؤن اور ناتہ رشتہ دارون
کے نام خط بھیجنے شروع کیئے اور کسی جگہہ سے ٹیوے منگوائے پر کسی سے ثابت
میل نکلا یا کچھہ نہ کچھہ فرق رہ جاتا تہا کہین تو لڑکا چھوٹا کسی کے کھوٹی گرہ کہین
ایسا رشتہ اڑا ہوا کہ جہان منگنی نکر سکین کوئی نار یا بر ودہ کوئی منگلیک کسی
لڑکے کے گن اور برن لڑکی سے نیچے درجہ پر کوئی لڑکا صورت کا اچھا نہین
کوئی مورکھہ کسی کے ماں باپ جہا کھوٹے کلیش کی مورت تھے موہن لال کو رات
اور دن اسی سوچ اور بچار مین کھانا پینا سونا بیٹھنا کچھہ اچھا نہین معلوم ہوتا اور
یہہ ظاہر ہے کہ دیکھتی آنکھون کوئی بہی دانا اور عقلمند اپنی بیٹی کو کنوے مین
نہین ڈھکیلتا ہے پھر بدیاوتی سی بیٹی آنکھہ کا تارا پرانون سے زیادہ پیاری کو
جب تک اوسکے لایق جوڑا نہین ملتا ایسی ویسی جگہہ کیونکر پٹک دیتا ہان بہت سی
خاتون مین کتنے ایک ایسے بہی بھلے مانس ہین کہ گیان نہونے کے کارن لالچ
کی رسی مین جکڑ کر بیٹی کو بیچ ڈالتے ہین بہت جگہہ آنکھہ سے دیکھنے مین آیا کہ پانچ یا
سات سات ہزار روپیہ سے لیکر پانسو چار سو روپیہ تک ٹہیرا کر بیچاری لڑکی کو کسی
بوڑہے یا مورکھہ یا بالک یا عیب دار کے ساتھہ بیاہ دیا دس پانچ برس بھی سنسار

آنند نہین ہوسکے کہ بوڑہے جی صاحب پرم دہام کو سدہار گئے مثل مشہور ہے
کہ بی بی بر جوگ اور میان کو رجوگ اور عیث ارسکے پلّے جو لڑکی بندہی اوسکا
گہر کبہی بسا ہی نہین آٹھہ پہر کہانے پینے سونے بیٹھنے کا دکہہ جی کو بنا رہا اُسکے
کے ساتھہ بواہ کیا تو جب تک وہ جوان ہوا لڑکی کی جوانی ڈہلی اوسکا سکہہ یون
خاک مین ملا ہو رکہہ کے ساتہہ رات اور دن لڑائی جہگڑے گالی گلوج مارپیٹ کلیش
مین گذر رہی ہے تو کپڑا نہین کپڑا ہے تو روٹی نہین اکثر ہمارے گہر کی عورتین اپنے
ساس سسرے سے صلاح پوچہتی ہین نہ اپنے خاوند کا کہنا مانتی ہین اپنے آپ ہی بدون
سوچے بچارے بیہودہ جگہہ منگنی کر دیتی ہین نہ تو لڑکے کی عمر دیکہتی ہین نہ اوسکی
عقل و ہوشیاری پر خیال کرتی ہین نہ اوسکے چال چلن پر دہیان ہوتا ہے صرف
اوسکی مان کو اور بچہ کو گہنے مین لدا ہوا دیکہکر بہول جاتی ہین پہر اونہین کی جوتی
پیزار سہنا فضیحتی ہوتے دیکہی اور سنی سیکڑون جگہہ نادانی کے کارن سگائیان
بہی چہوٹتی ہوئی اور رہتے گہر پہرتے ہوئے دیکہے بڑون کا قول ہے جو مت کا
ہینا ہوا اوسکی کون سے بات پہلے تو سوچت نہین پیچہے کو پچہتات ذات
برادری مین تہو تہو ہوتی ہے پاڑ پڑوسی ہنستے ہین جو لوگ خاندان اور اونچی
ذات کے ابہمان مین مرتے ہین اونکی بیوقوفی اور کچی سمجہہ کا یہہ حال ہے کہ پہلے
سوچکر کام کرین تو کیون بدنام ہون۔ بدیاوتی کے مان باپ ایسے نادان اور
بے سمجہہ تہوڑے ہی تہے جسکے سبب چار دن پیچہے دکہہ کے ساگر مین ڈوبتے۔ پنڈت
موہن لال کوتوال کے دوستون مین سے ایک کہتری صاحب نروتم نامی دلّی کے
رہنے والے بنارس کالج مین ہیڈ ماسٹر تہے اونہون نے اونکو ایک خط اس مضمون کے

لکھا کہ یہا ہے صاحب بدّیاوتی آپ کی بھتیجی جسکو تمنے گود مین کھلایا تھا بیاہ سگائی
کے لایق ہوگئی اور ہمنے تمام شہرون مین اونچے اونچے ٹھکانے چہان مارے پر
بدّیاوتی کے لایق جوڑ نملا آپ کی مہربانی اور کوشش سے کاشی مین کسی بھلے گھر مین
بدہ ملجاوے تو مین زندگی کا پہل پاؤن اور گنگا نہاؤن آٹھ پہر اسی سوچ کی آگ
مین جلا جاتا ہون ـ ہیڈ ماسٹر صاحب بدّیاوتی کی لیاقت سے اچھی طرح واقف
تھے ادہر اپنے شاگردون مین ایک ایک کو جانتے تھے اونکی نگاہ سوائے بدّیادہر کے
اور کسی پر نہ ٹھہری خط کو پڑہ کر بدّیادہر سے حال گوت اور شاکہا اور شاسن وغیرہ
کا پوچھکر اوسیوقت یہہ جواب لکھا کہ اس شہر مین پنڈت دیودت خاندان اور
بدیا مین نامی گرامی ہین اونکا لڑکا بدّیادہر جسکی عمر تیرہ چودہ برس کی ہے کالج
مین میرے پاس پڑہتا ہے اوسکی لیاقت کا تو یہہ حال ہے کہ پانسو لڑکون مین اوسکی
برابر ایک لڑکے کا بھی نہ ذہن ہے نہ عقل ہے نہ لیاقت ہے روپ مین چاند سورج
کو شرماتا ہے میری زبان کو تو طاقت نہین ہے کہ اوسکے گنون کی بہان کرے
جو آپ بدّیاوتی کی جنم کنڈلی میرے پاس بھجوا دین تو اچھے جوتشیون سے دکھلا کر
اور بدیادہر کی جنم پتر سے ملا کر پھر حال لکھون ابھی تک بینے بدون تمہاری
اجازت کے بدّیادہر کے باپ پنڈت دیودت جی سے کچھہ ذکر مذکور نہین کیا ہے یہہ
لکھکر ڈاک مین کاغذ روانہ کیا وہان خط پہونچتے ہی پنڈت موہن لال نے جواب اسطرح
لکھا کہ جنم کنڈلی آپ کے پاس بھیجتا ہون مطابق ہو جاوے تو آپ ہی وہان لڑکے کو
انگوٹھی پہنا کر سگائی کی رسوم کر دینا اور میرے حسب نسب اور چال چلن سے
آپ واقف ہو سب طرح اونکی تسلی کر ہی دو گے ـ دوسرے دن ہیڈ ماسٹر صاحب

کے پاس خط پہونچا پڑہتے ہی پنڈت دیو دت جی کے مکان پر گئے بہت ہی شسٹاچار
ہوئی پھر باتون ہی باتون مین سارا ذکر زبان پر آیا پنڈت دیو دت تو بڑے دانا
تھے ہیڈ ماسٹر صاحب کی باتون پر بشواس سے آئے اوسی گھڑی بدیا دہر کا جنم پتر
نکالا کہ ٹیوہ سے آپ ملایا پرماتما نے اول دن سے ان دونون لڑکے لڑکی کا جوڑا
بنایا تہا ساری باتون کی بدہ ملگئی اور بات پکی ٹہیر گئی پر دیو دت نے یہہ عذر کیا
کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مین تو غریب آدمی ہون میرے گہر مین دہن دولت نہین ہے
ہان لڑکا جیسا ہے آپ کے سامنے آٹھ پہر حاضر رہتا ہے ہیڈ ماسٹر نے کہا پنڈت جی
کوتوال صاحب بہی سمجھدار آدمی ہین دولت کے بہوکہے نہین ہین خاندانی اور
آدمی کو ڈہونڈہتے ہین ساس سسرے اور دولہا اچھے چاہئین دولت سے کیا
مطلب ہے آپس مین یہہ بات ہوکر کنوار سدی دسمین کے دن ہیڈ ماسٹر صاحب نے
انگوٹھی مع جوڑہ کے دیو دت کے مکان پر بہجوادی اور رسم ہونے کے بعد پنڈت
موہن لال کو مع نقل جنم پتر کے خط لکھہ بہیجا وہان خط پہونچتے ہی شادیانے بجنے
لگے بہت خوشی ہوئی اوسدن چند عورتین برادری کی اکہٹی ہوئین اونہون نے
سنا کہ دولہے کا باپ تو نردہن غریب آدمی ہے کہا کہ بہلا کنگال ٹہکانا ڈہونڈہا بدیاوتی
کی مان نے جواب دیا کہ ہمکو تو اچہا شدہ کل اور اچہا لڑکا بہلے مانس آدمی چاہئین
دہن دولت سے کچہہ کام نہین ہے جنکے گہر مین بدیا دہن ہے اور گن وان آدمی
ہین وہان دولت ہاتھہ باندہے کہڑی رہتی ہے یہہ جواب سنکر عورتین کہسیانی
ہوکر چپ ہوگئین جب بدیاوتی کو نوان برس لگا بیاہ کی طیاری ہوئی چنانچہ
پہاگن سدی پنچمین کو بڑی دہوم دہام سے بیاہ ہوا کوتوال صاحب نے جہیز مین

بہت کچہہ دیا لڑکے کو دیکہکر دونون استری پرش ایسے راضی ہوئے کہ پہولے بدن
مین نہ سمائے چونکہ بدیاوتی کی عمر چہوٹی تہی اور دور دراز کا معاملہ تہا اسلیئے کوتوال
صاحب نے لڑکی کو وہین رخصت کرالیا بدیاوتی بہت چتر اور اگم بدہی تہی اوسنے
شادی ہونے کے بعد بہی لکہنے پڑہنے کا ابہیاس چہوڑا بہت سی لڑکیان
جو ہر روز اوسکے پاس آتی تہین اونمین ہر ایک کا جدا جدا سوبہاو تہا کسیکو پڑہنے کا شوق تہا کوئی زردوزی
اور کلابتونی کام سیکہنے کو آتی کوئی کامدانی کے انگرکہے اور ٹوپیان کاڑہنا
سیکہتی کسیکو جالی کشیدہ پیارا معلوم ہوتا کوئی اوسکے روپ کو نرکہا کرتی کوئی پشپ بچن
یاد کیا کرتی کسیکو اوسکے مونہہ سے شکشا روپی بچن سننے کا چاو تہا کسی کو صرف باتین
کرنے ہی کا سبہاو تہا اصل بات یہہ کہ جتنی لڑکیان کیا اپنی اور کیا پرائی اوسکے
کنے آتی تہین سب راضی ہوکر جاتی تہین — بدیاوتی نے اونکو اس ڈہنگ پر ڈالا کہ
ہر ایک کو ہنر بہی سکہایا اور لکہنے پڑہنے مین بہی ہوشیار کر دیا اونکی مائین آٹہوین
دسوین دن جب کبہی بدیاوتی کے گہر آتین دعائین دیتین اور بہت کچہہ سراہتین
بدیاوتی لاج سے گردن جہکا کر آنکہین نیچی کرلیتی اولٹ کر جواب دیتی تو بہت لاچاری
اور مٹہاس سے صرف اسی قدر کہ مین تو کسی لایق نہین ہون یہہ سب تمہارا ہی
پرتاپ ہی ہان جو کچہہ برا بہلا آتا ہے اوسکے بتانے مین مجہے عذر نہین ہے —
لڑکیون مین کئی ایک بگڑے سوبہاو کی نک چڑہی بہی تہین آہستہ آہستہ اونکو بہی
شیشہ مین اوتار کر درست کیا ادب کے قاعدے یاد کرائے کئی لڑکیون کو چلنے
پہرنے اوٹہنے بیٹہنے کپڑا پہننے کی ذرا تمیز نہ تہی بدیاوتی نے ایکدن انہین بلاکر
اوسنے کہا کہ بہنا تم نے تو گنواریون کو بہی مات کیا جب تم گہر ہی ہوتی ہو اور رہتی

بہی اچھی طرح نہین اوڑہتی ہو بڑے گہر کی تم بیٹیان ہو بہلے مان باپون کی کہلاتی ہو کہین
پیٹ کہلا ہوا ہے اور کہین چہاتی دکہتی کہین ہو چلتی کہین ہو بہنگنون کیطرح اوڑہنی
سے زمین مین جہاڑو دیتی چلتی ہو بیٹہتی ہو تو رانین اور پنڈلیان دکہائی دیتی
ہین سگہڑ اور شرم والے مرد بہی اپنا بدن چہپائے رکہتے ہین تم تو عورت کی ذات
ہو انگریزون کا پہناوا دیکہو کہ سر سے پیر تک کچہہ بہی دکہائی نہین دیتا سونہہ پر بہی
جالی کا برقع پڑا رہتا ہے جسکو بچپن سے ہی اوڑہنے پہننے کی تمیز نہو وہ بڑی
ہو کر کیا سیکہے گی ہی ہی لوگائی کی ذات ہو کر اپنا بدن دکہلاوے کتنے بڑے عیب
کی بات ہے یہہ کہوٹی بان تمہاری آگے کو تمہین خراب کریگی سدا میکے مین تو رہوگی
نہین آخر تو کسی کے آگے جانا ہے تمہاری بُری عادتون کا تمکو چار دن آگے پیچہے
یہہ پہل ملنا ہے کہ اپنے جنم مین ٹہکواوگی اور مان باپ کی ذات نکلواوگی گالیان لوگی اور
کل کے بٹہ لگاوگی یہہ تو کوئی نہین جانیگا کہ انکے مان باپ حقیقت مین بُرے
ہین یا اچہے صرف تمہاری بے شعوری اور کہوٹے لچہن دیکہکر مان باپ بیچارون
کی بہی قلعی کہلے گی تمہارے بیہودہ چلن کے کارن انکو نیچا دیکہنا پڑیگا مان باپ
کسیکے کرم کے ساتہی نہین ہین تم اپنے گہر مین دیکہو بیہودہ لوگائی کو ساس نند کیا کیا
بُرا بہلا کہتی ہین گہر مین نہین تو پاروپڑوسنونکی بہوون کا حال دیکہہ لو بات بات پر
ساس نند کے بول سہتی ہین وہی تم ہو سسرال مین جاکر تمہاری صورت تو
بدلنے سے رہی یہان ہی تمنے شعور نہ سیکہا وہان جاکر کیا خاک سیکہوگی بلکہ تمکو
باولی سمجہ کر چٹکیون مین اڑاوینگی کُتیا سے بہی بُرا درجہ ہو جائیگا مردونکی بہی
نگاہون سے گر جاوگی پہر تمہارے دونون لوک بگڑ جاوینگے نہ ادہر کی رہوگی نہ

اودہر کی رات اور دن تمہارے جی کو کلیش رہیگا کھانے کا سکھہ ہوگا نہ پہننے کا
پھر وہی مثل ہوگی کہ دہوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا تم ہی اپنے مونہہ سے نیاو کرو کہ
کدہی لوگایوں سے پڑہے لکہے مرد ہانس کیونکر راضی ہونگے روپ کی اچھی ہوئی تو کیا
ڈہنگ تو اچھے نہین — ایک تو تم چارون بہنون مین یہہ بری بان ہے کہ
دن بہر بے سبب بک بک کیا کرتی ہو کوئی سنے یا نہ سنے اپنی ہی وال دلا کرتی ہو
— دوسرے جب کوئی لڑکی مجہہ سے بات کرتی ہے تم مین سے کوئی نہ کوئی بے
پوچہے بیچ مین بول اوٹہتی ہے تم جانتی ہو ہماری ہوشیاری ظاہر ہوتی ہے
اور ہم بیچ مین بولنے کو بھاری عیب سمجھتی ہون — تیسرے مینے دیکھا اور
کئی بار تاڑا کہ جب کوئی لڑکی چپکے سے مجہہ سے بات کہتی ہے تم کان لگا دیتی ہو
بہنا تمہین کسی کی بات سننے سے کیا مطلب ہے — چوتھے تمہارے دل مین بری یا
بھلی بات ٹھیرتی نہین ہے یہان سے سنکر جاتی ہو دس گھر لگاتی ہو کل ہی مجہہ سے
روپ کونا ین کہتی تہی کہ فلانی فلانی لڑکیون کے سامنے اپنے گھر کا ذکر کچھہ بہت کیا کرتی ہے
ایسے آدمی کی ساکھہ پرتیت جاتی رہتی ہے اوسکے اوگن پر گہت ہوئے پیچہے کوئی
اوسکو پاس ہی کہڑا ہونے نہین دیتا — پانچوین پرسون بہرت ملاپ کا میلا تہا
بہت سے آدمی گاتے بجاتے شور مچاتے ہمارے مکان کی دیوار کے تلے سے نکلے
اور سب لڑکیان تو بہیرے کنے بیٹہی رہین اور تم چارون اونکی آواز سنکر جہٹ دوڑی
ہوئین کوٹہے کی چہت پر گئین اور مونہہ بہت آدہا دہر دیوار کے نیچے جہکا کر تماشا
دیکہنے لگین ہئی ہئی تمہین ذرا شرم نہ آئی یہہ نہ سوچا کہ ہم کنکی بیٹیان ہین اور یہہ کہان
کسکا ہے بیٹیان ہو تو اپنے مان باپ کی ہو سارے زمانہ کی تو نہین ہو کیا معلوم

اونمین ہمارے تمہارے گھر والون کی جان پہچان کے آدمی ہون تو وہ آپسمین کیا کہتے ہونگے پھر کیا ہماری عزت رہی یہہ کون جانے کسکی بہوئین یا بیٹیان تھین نام بدنام ہوا تو مکان والے کا آج تو تمنے یہہ کوتک کیا کل کو سر سے اوڑھنا اوتار کر بیچ بازار مین جا کھڑی ہوگی بہنا مین ایسی سنگت سے باز آئی خیر سے اپنے اپنے گھرونکو سدہارو ناحق اور لڑکیون کو بھی بگاڑوگی — چھٹے تم چاہے جس سے لڑ مرتی ہو اور تمہارے مونہہ مین گالیان بہت بھری ہوئی ہین ذرا بھی مین ادہر اودہر گئی اور تم چار دن سے اودہم پیڑا اچھا یا کیون جی سسرال مین بھی ایسے ہی چلا چلا کر مان باپ کا نام اوجالوگی مین نہین جانتی تمکو کن گنواریون کی صحبت رہی ہے — ساتوین چغلی کی بھی لت ہے ادہر اودہر کے جھوٹھے سچے لگایا کرتی ہو اور دوسرون کو لڑوادیتی ہو — آٹھوین جب کوئی تم سے سیکھہ کی بات کہتی ہے پھرون بڑبڑایا کرتی ہو — نوین ہر بات پر قسم کھانے لگتی ہو جو آدمی باربار سوگند کھاے اوسکو لوگ جھوٹہا لبنیٹی جانتے ہین مرد ہو خواہ عورت — دسوین تم بھی چارون جب یہان آتی ہو ہمارے نوکر چاکرون سے چھیڑ خانی اور ہنسی کرتی ہو بہلا مین تم سے پوچھتی ہون وہ لوگ تمہاری ذات برادری کے ہین یا باپ بھائی ہین جنسے نشنک ہو کر بولتی چالتی ہو اور اونسے ہنسی کس ارادہ سے کرتی ہو — گیارہوین تمہارے مونہہ سے پوری بات نکلنے نہین پاتی کہ آپ ہی دانت نکالکر کھکھلا پڑتی ہو بہلا یہہ بھی کوئی بات کرنے کا ڈہنگ ہے — لڑکپن مین تمہارا یہہ حال ہے بڑی ہو کر تو آکاش پاتال ایک کروگی ان لچھنون سے تو کئی گھر اوجاڑوگی جسکے پلے بندہوگی اوسکو نہال کروگی مرد بیچارے تو ایسی کو لچھنون کے پیچھے آپ ہی بُرے ہو جاتے ہین انکے ذریعہ

اور گنون کو کون جانے جو اپنا آپا ہی نہ سنبھال سکین وہ رام رحیم کو کیا جانین نیچ
اور اوتم کھوٹے اور کھرے کرتب سے پرش اور استری کہلاتے ہین کسی ذات کا نام
نیچ اور اونچ نہین ہے تم تو نو دس دس برس کی ہو گئی ہو لیکن ابتک تمکو شعور نہ آیا جب
آدمی کے ڈہنگ اچہے نہون کیسا ہی ہنر ہاتہہ مین ہو سارے گن اوگن ہو جاتے ہین زبان مین تمہاری
مٹھاس نہین قول کا تمہارے اعتبار نہین آنکہہ نہین تمہاری لاج نہین ادب تمہارے کئے ہو سکے
نہین نکلا چہوٹے بڑونکا تمکو لحاظ نہین اوٹھنے بیٹھنے چلنے پہرنیکا تمکو شعور نہین پہر کیونکر اپنے پیا کی پیاری
اور ساس سسر کی دولاری ہوگی سیکھے ہین ہی کچہہ ڈہنگ نہین سیکھا تو آگے جاکر سیکھینگی کیا
تمہارے لچہن کو بچہن دیکہتے دیکہتے میرا کلیجہ پک گیا اور نرہا گیا جب لاچار اتنی بات
موںنہہ پر لائی آج تمہاری مان چاچی تائیون سے کہلا بہیجون گی کہ ان لاڈو بیٹیون
کو تم ہی تعلیم کرو میرے گہر آنے کا کچہہ کام نہین انکی دیکہا دیکہی اور بہی لڑکیان بگڑتی
ہین برا مانین گی تو میرا کیا کرینگی اتنی باتین کہہ کر بدیاوتی چپ ہو رہی —
چارون لڑکیان بہت کہسیانی ہوئین بدیاوتی کی پاؤن پر گر پڑین آخر تو اشراف
خاندان کی بیٹیان تہین اونکے دلون پر بدیاوتی کی باتون نے ایسا عمدہ اثر کیا
کہ تہر تہرا کر پسینے مین ڈوب گئین زبان کی تلوار کاٹ کر گئی ہوش اوڑ گئے تہوک
سوکہہ گیا موںنہہ سے بات نہین نکلتی تہی کسی کی آنکہہ اونچی نہین ہوتی تہی اونمین سے
ایک نے دل کو مضبوط کر کے ڈرتے ڈرتے کہا کہ بہنا اصل حال تو ہمارا یہہ ہے کہ
ہمارے گہر کے آس پاس نائی بڑہئی درزی لوہار گڈریا باری تیلی تنبولی دہنیا جولاہا
بستے ہین اونکے بچے نکی ہمارے گہر مین روک ٹوک تو کچہہ تہی ہی نہین ہمنے جب سے
ہوش سنبھالا اونکی سنگت مین رہین سوار کہیل کود گالی گلوج مار پیٹ ہنسی مسخری

تون تان خاک ہٹی کے اچھی باتون کا کچھہ ذکر نہین تھا آپسمین لڑتی جھگڑتین پڑہنے
لکھنے کو تو ہم یہہ سمجھتی نہین کہ لڑکون کا کام ہے جب کبھی میلا تماشا ہوتا ہم بھی اونکے
ساتھہ باہر نکلنے کو بھاگ جاتین مان باپون نے بھی ہمکو لاڈ مین رکھا کبھی روک
ٹوک ہی نہین کی جیسی سدا سے سنگت ہوگی ویسی ہی بان پڑیگی پڑہنے لکھنے کی
سنگت تو ہمنے تمہارے گئے ہی دیکھی ہے برادری مین تو کوئی جانتا بھی نہین
نہ کسی لڑکی کو پڑہتے دیکھا پھر ہمارا کیا دوش ہے جو باتین ہمنے تمہارے مونہہ سے
سُنین انکا ذکر کبھی ہمنے اپنی مان دادی چاچی تائیون سے بھی نہ سُنا جو سُنین تو
یہی لڑائی جھگڑون کی باتین سنین پھر جیسی ہماری ہوئی سنگت تھی ویسی ہی ہماری
بدھی بھی ہان اب ہمکو آج پیچھے اپنی حکم سے باہر دیکھو تو تمہاری جوتی اور ہمارا سر جو ہم بھلے مان باپونکی بیٹیان ہونگی
تو آگے کو اونسے نبھاوینگی اور آج سے ہم چارون بہنین تمہارے آگے سوگند کھاتی ہین کہ کبھی کسی میلہ تماشے مین نجاوینگی
برادری مین کام پڑیگا تو اول تو بڑی بوڑہی جانیوالیان ہین اور جو ایسا ہی
سنجوگ پڑیگا تو ڈولی منگوالینگی جمنا کا جانا آنا بھی چھوٹا ہم تو دن بہر تمکو چھوڑکر
کہین نجاوینگی آپ کا کہنا بہت سچ ہے ہم بھلے گہر کی بیٹیان کہلاوین اور
بیچ بازار کھلے مونہہ سودا خریدتی ہوئی پھرین تو پھر ہم مین اور اگلین عورتون مین
کیا فرق ہوا ہماری مان چاچی تائی ادہر اودہر مندرون مین اور جمنا پر جاوینگی
جاؤ ہم نے تو اونکے ساتھہ جانے کی قسم کھائی یہہ کہکر چارون لڑکیان مارے
غیرت کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگین ہچکیان لگ گئین بدیاوتی نے ایک ایک کو
گلے سے لگا لیا اور دہارس بندہا کر کہا کہ اب مین تمسے بہت راضی ہون بیٹی تمنے
جو کرڑے بچن کہے تو اسمین میرا تو کچھہ مطلب ہی نہین نکلتا تھا تمہاری ہی گن کی باتین

ہین ان کرڑوے بچنون کو گرہ لگا کر اپنے پلّے باندہ لوگی ساری عمر عزت آبرو سے
دنیا مین رہوگی اور تمہارے گن اور بدیا اور شعور سیکھنے کے ہی دن ہین بیاہ ہوئے
پیچہے تو اپنے اپنے گھر کے دہندے مین پھنس جاوگی اور سندر اور جمنا پر جانیکی پوچھو تو ہنا
مین یہہ تہوڑا ہی کہتی ہون کہ پرمیشر اور اپنے دہرم کرم سے بکہہ ہو جاو دیکھو ہمنے آپنے
گھہ مین یہہ دستور کر رکہا ہے کہ ہم دونون مان بیٹی پورنماسی یا اماوس یا کسی پربی
کے دن اپنے ساتھہ کسی بڑہی بوڑہی کو دو گھڑی رات رہے سے لیجاتی ہین اور مرنا نس
نہانے کو جاوین جس سے پہلے اسنان کر کے سیدہی اپنے مکان کو چلی آتی ہین یہہ بھی
کوئی نہین جانتا کہ کون کس کی بہو بیٹی کسوقت اسنان کر کے چلی گئی اور جب مردون کے
بیچ مین جاکر اونکے بدن سے بدن بھڑا کر مردون مین ہم اسنان کرین تو پھر کہو کیا
ہماری عزت رہی اور مندر ہی مین جانے سے پرمی بھگت تہوڑا ہی کہلاتا ہے گھر
بیٹھے ہی پرمیشر کا بھجن ہو سکتا ہے ابہی تک تم نے کوئی شاستر نہین پڑہا ہے ہمارے
مت کے شاستر ون مین یہہ لکھا ہے کہ جب بیاہ ہو جاے تو استری ہت چت سے
نس کپٹ ہو کر اپنے پت کی سیوا کرے اوسکے حکم سے باہر نچلے اور یہہ سمجھو ایسا حکم تو
پت دیتا ہی نہین ہے کہ جس سے استری کو دکہہ ہو ہان پت بہی وہی نصیحت کریگا
کہ جس سے آبرو بنی رہے اور جب تم اپنے پت کی اچھی طرح سیوا کروگی اور عقل و شعور
کی باتین کہوگی تو کیسا ہی برا اور مورکھہ مرد ہو وہ بہی تابعداری سے راضی ہو جاتا ہے
دنیا مین ادب قاعدہ کان لاج آبرو اور محبت کی بڑہانے والی ہین مرد کو کبہی کرودہ
آجاوے تو اوسوقت استری کو چپ ہو جانا چاہیے پھر آپ سے آپ کرودہ کی جوالا
ٹھنڈی ہو جاویگی کہاوت ہے کہ ٹوارو ستر کرودہ کو پھیر دیتا ہے مرد کا ساتھہ نباہ کر

اور بڑبڑاتے اور اوسکے سر پہ پاؤن دہرنے سے تو من پہٹ جاتا ہے سنتوس
اوٹھہ جاتا ہے جو چنچل کرنیوالی عورتون کی ڈر مردون کے روبرو نہین ہوتی ہے
جو عورت پڑہی لکہی ہو اور پت سے کبہی کپٹ کی بات نکہے تو مرد تو ایسی پیاری
لوگائیون کے چیلے ہو جاوین اوسکو اپنے سر پہ بٹہاوین پر نتو عورتون کو یہہ چاہیے
کہ بیوقوفی سے بہول کر ادب اور لاج کو تیاگ دین بہلا یہہ تو سوچو کہ دنیا مین پرش
استری کا جوڑا پرمیشر نے سناتن سے بنایا ہے استری مرد کی اردہنگی یعنی آدہا انگ
کہلاتی ہے پہر ان دونون مین جو تی بیزار رہے تو نہ مرد کو سکہہ ہے نہ استری کو
اور جہان کپٹ ہوگا وہان ضرور ہی دلون مین کہینچ تان رہیگی اور تم بہی تو نت پاس
پڑوس اور برادری مین دیکہتی ہو آپسمین کب میل ملاپ رہتا ہے دیکہو ہمارے
پڑوس مین نندرام مہاجن رہتا ہے اوسکے گہر مین نت لڑائی دنگہ ہوا کرتا ہے نہ ساس
بہو کا سن ملتا ہے نہ نند بہاوج کے آپس مین سلوک رہتا ہے نہ پت راضی ہے ایسے
بُرے چلاتے ہین کہ اونکی آواز ہمارے گہر تک آیا کرتی ہے سب مرد اور عورتین مل کر
چہوٹی چہوٹی باتون پر لڑتے ہین نام کو تو بڑی ذات ہے اور ساہوکارون مین بیٹھتے
اوٹھتے ہین پر اونکے چہن دیکہو تو کچہہ کہا نہین جاتا اونچی دوکان پہیکا پکوان
آٹھہ دن ہوئے جب روپ کو نائن سر جہوٹی کرنے کو اونکے گہر گئی تہی اور یہان بہی آئی
تہی وہ میری مان سے ذکر کر رہی تہی کہ آج تو نندرام کے گہر مین نارا جی کو درا
تہے کہین نندرام کی مان نے اپنی چہوٹی بیٹی کیواسطے بازار سے گنے منگوائے
تہے اور بہو کے صندوقچہ سے چار پیسے نکالکر فقیر کو دیدیئے تہے پیچہے سے بہو
آئی اور صندوقچی کہلی پائی تو لال پیلی ہوگئی اور اسقدر بکنے لگی کہ سارا گہر سر

اوٹھا لیا نندرام کا مزاج بھی تیز تہا کہین روٹی کہانے کیواسطے دوکان سے آیا
تہا پہلے کئی دفعہ وہ اپنی بہو کو سمجھا چکا تہا اوسوقت اوسکو بھی غصہ آگیا تو مار بیٹہا
اب تم غور کرو کہ یہہ سب مورکھتا اور کہوٹی سنگت کا پہل ہے جو لڑکی شروع سے
لڑتی جھگڑتی ہے اور ہر بات مین کان اور لاج کو تیاگ کر بڑون کو جواب دیا
کرتی ہے آخرکار اوس بے شرمی کا یہہ پہل ملتا ہے کہ لات کی اور جوتی اور لکڑی
سے پٹتی رہتی ہے اور ایسی کولچھنی اور کہوٹے سوبھاؤ کی استری کے کارن سب گہر
بدنام ہوتا ہے خاندان کے بٹہ لگجاتا ہے رات دن کی دانتا کلکل و کلیش کے کارن
گہر کا ستیاناش ہوجاتا ہے جینے راماین پڑہی ہے تلسی داش جی نے اسنہ پون کے ششٹ
مین یہہ لکہا ہے ساہس انرت چپلتا مایا بہے ابیبیک آشوچ ادایا
اسکا یہہ مطلب ہے کہ شردہا اور جہوٹ اور چپلاپن اور کپٹ اور ڈر اور گیان تا اور میلا پن
اور نردئی پنا ان آٹہون باتون کو ساتھ لیے ہوے کنیا ان کے پیٹ سے
پیدا ہوتی ہے پرنتو بدیاوان اور گن وان کی سنگت کا ایسا پربہاو ہے کہ اوسکے
وسیلے سے اچھی بدہی ہوجاتی ہے اور گیان اور بیبیک کی سہایتا سے جنم کے
کہوٹے لچھن بھی چہوٹ سکتے ہین ایک استری جسکا نام بید بدوشی تہا اور دوسری
پرشن یکیشا نامی نر پکش اور نرالس جنکا سمباد استری دہرم سنگرہ نامی پستک مین اچھی
ریت سے لکہا ہے پہلے زمانہ مین ہوئی ہین اونکی بدیا اور بدہی کی مہان اپار
ہے اس ہی مین اسی بہرت کہنڈ مین کئی استریون نے اپنے اپنے ملک کا ایسا
پربندہ کیا کہ جسنے سرکار انگریزی راضی رہی اور راجستانون مین تو راج کے مالک
مرد ہین تو بھی اپنے راج کا بندوبست نہین کرسکتے کیونکہ اونکی پرہان مہالوبھی اپنے لالچ

کے لیئے اونکو اوٹی باتین سو جہاتے رہتے ہین تمکو معلوم ہے کہ آجکل ہندستان
مین کسکا راج ہے اور ہم تم کسکی پرجا ہین۔ لڑکیون نے یہہ بات سنکر کہا کہ بدیاوتی
بہنا ہم تو نہین جانتی ہم نے اپنے شہر مین انگریز تو ضرور دیکہے ہین کبہی کبہی بازار
مین بگہی اور گہوڑون پر چڑہکر نکلتے ہین یہی انگریز راجا ہونگے بدیاوتی بولی بات تو
یون ہی ہے پرنتو اتنا انتر ہے کہ انگریز کسی راجا کا نام نہ ہے بلکہ انگریز تو پچہم
دیش کے باسیون مین ایک بہاری ذات کا سموہ ہے لندن نامی پچہم دیش مین بڑا
بہاری شہر ہے بہوگول پتک جب تم پڑہوگی تب اچہی بہانت معلوم ہو جائیگا اوس نگری
اور ملک کی مالک سری متی بہارانی ملکہ کوئین وکٹوریا ہے ہندوستان مین اب وہی کا
راج ہے جتنے انگریز اس ملک مین چہوٹے بڑے عہدہ دار ہین اوسی کی طرف سے
ملک کی سنبہال اور پرجا کو سکہہ دینے اور دشٹون کو ونڈ دینے کے لیئے الگ الگ کام پر
مقرر ہین اور اونکی طرف سے ہر ایک کام کی مدد کے واسطے ہندوستانی نوکر چاکر ہین
دیکہو ایک استری وہ بہی ہے جسنے بدیا اور بدہی کے بل سے دور بیٹہے ہزارون
کوس مین اپنا راج کر لیا اور بیریون کو جیت کر جگہہ جگہہ پرجا کے آرام کا بچار باندہنے
لگن اور بدیا کی چرچا پہیلائی۔ لڑکیون نے جب بدیاوتی کی زبان سے ایسی
اچہی منوہر باتین سنین تو اونکی بدہی اور ہی کچہہ ہو گئی اور پستکون کے پڑہنے کا شوق
دونا بڑہا پہر تو اونکا یہہ حال ہوا کہ روٹی کہائی اور بدیاوتی کے پاس آئی رات اور
دن اونکے پاس رہنے لگین پہر تو اوسکی سنگت نے یہہ اثر کیا کہ تہوڑے ہی دنون
مین ہوا سے باتین کرنے لگین بدیاوتی کے پاس اور بہی بہت سی لڑکیان آنے
جانے لگین وہ بگیان وتی نت اونکو گیان کی باتین سچے سچے شاسترون کے انوسار

نئی نئی ریت سی سنایا کرتی اوسکی سنو بہا سنکر بڑی عمر کی عورتین بہی آنے لگین اُنہونے
جو گیان کی چرچا سنی تو کچہہ کچہہ اچہی سمجہہ اوسمت کے پرتاپ سے اونکی بڑہی نرمل ہوئی
اگلی پچہلی برائیان اور بہلائیان سوجہنے لگین ایکدن جوان جوان چار پانچ عورتین
بدیاوتی کے پاس بیٹہی تہین سب اپنی پچہلی سور کہتائی کی باتون پر پچہتا کر آپسمین ایک
دوسری سے حال کہنے لگین — بیان اول عورت کا — ایکنے کہا کہ دشو ہاجی
کی تائی ہین سے تو اگیان پنے مین بہت برے کرم کیئے — دوسری بولی چاچی
جی مجہسے بڑہ کر تو تمنے نہین کیئے ہونگے کہ اپنے ہاتہون گہر کا ستیاناش کہو دیا مین
نگوڑی ہینے کی پہوٹی تہی بری ہلی تو سوچی نہین دنیا کے بہکانے مین آگئی ایکدن
ایک باوی سور کہہ لوگائی نے مجہسے آکر کہا کہ بیبن آج تو بندرابن کی گلیمین ایک
سادہو اچہا آیا ہے سیکڑون مرد لوگائی اوسکے درشن کرنے کو جاتے آتے ہین وہ
سدہ پرش ہے جسکے بہاگ مین دہن دولت بیٹا بیٹی نہین لکہا ہو وہ اوسکو اپنی سدہائی
سے دیتا ہے اوسکی بات سنکر مجہہ نگوڑی کا من بہی للچایا ساس سسر دیور جیٹہہ خاوند
سے چہپ کر رات کو اپنی ماں سے ملنے کے بہانہ سے اوسکے ساتہہ چلی گئی جب سب
بہیڑ بہاڑ الگ ہوگئی اور بابا جی اکیلے رہے تو مجہکو وہی سور کہہ لوگائی اوسکے سنکہہ
لیگئی سادہو جی تو پورے ٹہگ تہے ایسی میٹہی باتین بنائین کہ مین راضی ہوگئی پہر
مجہہ سے کہا کہ بچہ تیری قسمت مین تو اولاد نہین ہے پر ہم اپنے دیوتا سے عرض کرینگے
کہ وہ کہ بہنڈار مین کسی بات کی کمی نہین ہے پر خرچ بہت پڑیگا مین تو غرض دیوانی
تہی کہا کہ جو آپ حکم کرو مین حاضر ہون جبکہ سادہو نے مجہے بات کا پکا اور غرض مند
دیکہا تو کہا کہ بہیرون کا روٹ تیرے کارج کی سدہی کی منت ہم کرینگے پانسو روپیہ

کا خرچ ہے مینے کہا کہ نقد روپیہ تو میرے پاس نہین ہے گہنا پاتا ہے سادہو
بولا کیا ڈر ہے ہم چپکے سے بیچکر بازار سے سامان منگوالین گے میری عقل پر تو
پردہ پڑ گیا تہا مامین اندہی ہوکر اپنے بدن کا سب پورا اوسکو اوتار کر دیدیا دوسرے
دن مین رات کو پہر گئی سادہو نے دہوپ سندور سپاری گہی بازار سے دن کو
منگوالیا تہا میرے پہونچتے ہی گہی کا دیوا بالا اور آدہی رات کے سمی دیوا پہ
سندور کے لال ٹیکے ہاتہہ سے بناکر بہیرون کی جوت کی مین تو کچہہ سمجہی نہین اوسنے
سنجانے کیا پڑہا اور کیا کرتب کیا تہوڑی دیر پیچہے سر ہلانے لگا اوچہل کود کرکے
کہنے لگا کہ جا ہماری دیا سے تیرا کاج سدہ ہوا آج سے نوین مہینے تیرے لڑکا ہوگا
یہہ کہکر ایک جنتر دیا اور کہا کہ اسکو اپنی کمر سے باندہ لے اور تہوڑی سی بہبوت چٹائی اوسوقت
مین راضی راضی گہر کو آئی اوسکے پیچہے بہات یہہ خبر سنی کہ بندرابن کی بگیچی جو سادہو ٹہیرا
ہوا تہا لوگون کے ہزارون روپیہ ٹہگ کر بہاگ گیا اور اوسکا کہین پتا نہین لگا میرے
کان مین جو بہنک پڑی تو کلیجہ پکڑ کر بیٹہہ گئی آنکہون کے آگے اندہیرا چہا گیا ایسی
سوچ کے ساگر مین ڈوبی کہ شریر کی سدہ بہول گئی چیت ہوا تو من مین سوچا کہ تجہے
تیری مت ماری گئی کچہہ بہی اونچ نیچ نہین سوچی پر اب جو تجہسے گہر کے سب پرش
استری پوچہین گے کہ زیور کہان ہے تو کیا جواب دیگی اس بات کے ڈر سے اپنے
بچاو کے واسطے رات کو یہہ اوپاو بچارا کہ جب سویرا ہوگا تو کہون گی کہ رات مکان
مین چوری ہوگئی سارا گہنا چور اوتار لیگئے سو مینے ایسا ہی کیا کہ سب سے پہلے اوٹہکر
ادہر ادہر دس پانچ کپڑے پہینک پہانک اور کئی چیز بکہیر بکہور کر پکاری اور خاوند
کو جگا کر گہر مین چوری کا ہونا بیان کیا میرے کوتک سے تو کسی کو خبر تہی ہی نہین سبنے

جانا کہ گھر کا اسباب چوری گیا کوتوالی مین اطلاع کی وہان سے کوتوال آیا سب
جگہہ دیکھا بھالا چور کے کھوج نہین ملے کوتوال نے یہہ سمجھا کہ حویلی مین پکا چوک ہے
چونہ پتھر کی جگہہ مین آدمی کے کھوج معلوم نہین ہو سکتے ہین انت مین یہہ ہوا کہ
کوتوال تو دیکھہ بھالکر چلا گیا اور سب گھر والے رو پیٹ کر بیٹھہ رہے اولاد کیسی تھی
کمبختی کے دن آگئے تھے سب باتون سے مین محتاج ہوگئی میری وہی کہاوت ہوئی
چوبے جی چھبے ہونے کو گئے تھے دوبے رہ گئے دوگانٹھہ کے بھی گمائے —
تیسری بولی مین نے وہ کوتک کیا جسکے کارن ابتک دکھڑا بھوگ رہی ہون لوگائی
کی ذات کو سنتان کا بہت چاؤ ہوا کرتا ہے دس برس پہلے میرا یہہ حال تھا کہ جو کوئی
عورت ہمارے گھر آتی اوسی سے سنتان اوتپن ہونے کا اپاؤ پوچھتی جسنے جو دوا دارو
بتائی وہی کی سیکڑون روپیہ برباد کردیا ایک دن وہی لکھارن جو ہمارے پروس مین
رہتی ہے کسی نئی لوگائی کو میرے پاس لائی اور کہا کہ بہو یہہ دائی بہت کامل ہے
اسنے ولی آگرہ مین اونچے اونچے گھرون مین کئی عورتون کا علاج کیا ہے اسکی
دوا سے بانجھڑی کے بیٹا بیٹی ہوئے ہین اور ایسا جال کی بہی اسکو اچھی اٹکل یاد
ہے مین تو ایسی بات کو ڈھونڈہتی پھرتی تھی اوسکی بہت خاطر کی اور اپنے پاس سے
خرچ دیکر اوسے پروس مین ایک مکان کے اندر ٹھیرایا دوسرے دن سے
علاج ہونے لگا پہلے ہی اوسنے بیس ۲۰ روپیہ دارو کے نام سے مجھسے لئے
اور بیس پچیس ۲۵ دن کی خوراک تجویز کرکے مجھے کئی پڑیان باندہ کر دین اور کہا کہ
پراتکال ایک پڑی روز کھا لیا کرو گوڑ تیل کھٹائی لال مرچ مت کھائیو جیسے ویسا ہی
کیا پھر بیس دن تک اوسنے پیٹ ملا اور بیس روپیہ پھر مجھسے لیگئی اور آٹھ دن ٹھیرکر

کیا جانے کیا ہیکر دیکہی اسیطرح چار مہینے تلک اوسنے علاج کیا مین روز اوسکو
سب گھر والون سے چہپا کر کہانے پینے کا سامان دہنی لکہارن کی معرفت دیتی رہی
ایک دن کا ذکر ہے کہ اوسنے جرّاحی علاج کیا تو ملنے ملانے سے نہین معلوم کیا ضرب
پہونچی اور کونسی رگ ادہر اودہر سرک گئی کہ سینے کے نیچے دہڑ مین درد ہونے لگا بیٹی
لاج کے مارے کسی سے درد کا ذکر تک نہین کیا دوسرے دن تو مارے درد کے
یہی یہہ نوبت ہوئی کہ کبوتر کی طرح تڑپنے لگی دیدے ڈہیر دیئے ساس نند اور خاوند
کو جب خبر ہوئی تو ادہر اودہر دوڑے سیانے بہوپے جہاڑا پہونکی کرنے والے
بلائے کئی اتائے دلوائے دس پانچ روپیے لوا کر لیتے ہوئے اور مین تین روز
تک بے سُرت مردہ پڑی رہی ہندستانی بید حکیم سارے تہک گئے کسی کی دوا سے
آرام نہین ہوا لاچار انگریزی ڈاکٹر سے اطلاع کرائی تو ڈاکٹر آیا اور ایک دائی کو
جسکا نام جیمنیا تہا اور اوسنے شفاخانہ مین عورتون کے علاج معالجہ کی کتابین اُردو
ناگری زبان مین پڑہی تہین اور اسکام مین بہت ہوشیار تہی جب کبہی پہلے آدمیونکے
گھر مین کام پڑتا ڈاکٹر اوسی دائی کو اپنے ساتھ لیجاتا اوسدن بہی اوسکو ساتھ لایا تہا
انگریزی ریت سے میرا علاج کیا پانچوین دن مجہے سُرت ہوئی اور پندرہ دن مین
اچہی ہو کر نہائی اون باتون کو آٹھ آٹھ دس دس برس ہونے پر آئے پر ابتک کبہی
کبہی دوسرے تیسرے مہینے درد ہو جاتا ہے کہوٹ بنی رہی وہ ٹہگنی تو میرے زیادہ
بیمار ہوتے ہی اپنا اسباب سمیٹ لوا کر ایسی گئی کہ پہر آج صورت دکہاتی ہے تب سے مین
کسی کو مونہہ نہین لگاتی ہون اور دہنی لکہارن کا آنا بہی گھر مین بند کر دیا جس دن سے
پرمیشر نے آپ اپنی مہر سے مجہکو دو لڑکے دیئے ۔ چوتہی سے کہا بیٹی جنے اور گرتا

بھرے بھرے چار لڑکے ڈبہ کی بیماری مین جاتے رہے مرد بیچارے تو بہتیرا حکیم کا علاج معالجہ
کرانے کو طیار ہوئے پر نگوڑی لوگائیون نے نہ مانا مورکھتا کا علاج کیا کرایا
کہین تو سیولا جہتر سے جہاڑے دلوائے کہین سیانے بہو پون سے اوتارے کہلوائے
کہین کمال خان کی بولاری بولی کہین کنوے والی کی دہوک دی سیدہ مسانی کے
آگے بہتیری ناک رگڑی کہین بہوت پلیتون کے نام کے روپیہ پیسے اوٹہا کر رکہے
خاک بہی نہوا چارون لڑکے اسمین پورے ہوئے پانچوان لڑکا پیدا ہوا جب دوسرا
برس لگا تو اوسکو بہی وہی ڈبہ کی بیماری پیدا ہوئی لوگائیون نے تو وہی مورکھتا
پہیلائی تہی پر مردون نے کسی کی بہی بات نمانی اور کتاب کی روسے حکیم کا علاج کرایا پرمیشر نے آرام کر دیا
تب سے مجہے بہی نشچہ ہوا کہ سب نگوڑے ہگ بہر یا پہیلا یا کرتے ہین ماندے آدمی کا
علاج اناڑی بید کرے تو کیونکر نہ مرے — پانچوین کہنے لگی تائی جی میرے بہی
کئی بچے سیتلا کی بہینٹ ہوئے پہلے تو مین بہی یہی جانتی تہی کہ ماتا بچون کو مار ڈالتی
ہے پر پچہلا لڑکا جب پیدا ہوا تو مردون نے ہماری بنا مرضی کے ٹیکا گودنیوالون
سے لڑکے کو گودوا دیا اوسوقت تو ہمکو بلکہ گہر بہر کو بہت برا معلوم ہوا پہر جب
اوسکا فائدہ دیکہا تو پچہلی مورکھتا کی سب باتین بہول گئی پہر تو اچہی طرح معلوم ہوگیا
کہ سیتلا پہیتلا کسی کو نہین مارتی ہے یہہ تو خون کی گرمی کا بگار ہے سچ بات ہے
عورتون کی نادانی سے سیکڑون بچے بنا آئی مرتے ہین — اوسکی یہہ بات سنکر
اونمین سے ایک عورت چونک اوٹہی اور بولی جہٹانی جی ٹیکے کا علاج تو ٹہیک نہین
ہے مین جب اپنے پیکے مین تہی تو میرے سامنے ایک آدمی ٹیکا گودنے والے
نے چار لڑکون کو گودوا اور چارون ہی کو زور سے ماتا نکلی اونمین سے تین لڑکے

مر گئے   بدیاوتی اون سب کی تقریر چپکی بیٹھی ہوئی سن رہی تھی اوسوقت بولی
کہ جو بات تمنے سوچی ہے سو نہین ہے کیول ٹیکا لگانے مین فرق رہ جاتا ہے
جب تک اچھی طرح دانہ نہ اوٹھے گا ٹیکے کا اثر نہوگا ہوشیار ٹیکا لگانے والا ہو تو کبھی
بچہ کو یہہ بیماری زور نکریگی ایکبار ٹیکا لگایا جاوے اور اثر کامل نہو تو دوسری بار
عمل کرنا چاہیے کہین کہین تین تین دفعہ ٹیکا لگانے کا کام پڑ جاتا ہے تمنے اسکی
حقیقت اچھی طرح نہین جانی اور نہ تمکو گیان تھا کہ اسکے گن پہچانتی بنا پڑے ہوئے
مرد لوگ بھی پشو کے سمان ہوتے ہین بہلا جو کوئی موٹی بات بھی نہ سمجھے وہ پرمیشر
اور اوسکی مایا کو کیا پہچانے اچھی سنگت کے پرتاپ سے سیکڑون امولک باتون
کا لابھہ ہوتا ہے بیہودہ استریون کی سنگت سے دونون لوک مین ہان ہے جیسے
مالن پنہار کمہاری کنجڑن بٹھیاری نائین دودہ دہی بیچنے والیان اس سمو کی
استریون کی یہہ پرکرت ہے کہ پردہ نہونے کے کارن اکثر بازار کے بیچ مین اور
پنگھٹ پر لڑتی اور تکرار کرتی ہین انکو حیا شرم تو ہوتی ہی نہین ہے اونکا درست
ہونا بھی بیکا یک کٹھن ہے کیونکہ حسب حال مین کہ جن لوگون کے پاس بہت سا روپیہ
ہے اور بڑے آدمی کہلاتے ہین وہی پڑہنے لکہنے مین دل نہین لگاتے پھر بھلا
یہہ لوگ تو نت مزدوری ٹہل چاکری کرکے اپنا گذارہ کرتے ہین انکو اتنی فرصت
کہان کہ علم پڑہین اسلیئے ایسی مورکھہ عورتون سے بچنا چاہیے اور یہہ تو مین
کیونکر کہون کہ بھلے گھرون مین انکا آنا جانا چھوٹ جاوے کیونکہ اگر نائین کو نہ آنے
دے تو کنگھی چوٹی نہلانا دھلانا کون کرے اور پنہار اور کہاریان گھر مین نہ آوین تو
پانی کون لاوے اور اونکے بدلے برتن کون ملے اور اگر منہارن کا آنا بند ہو اور

چھوڑیان کون پہناوے دہوبن کو نہ بوناوے تو استریون کے کپڑے لتّے کون
صاف کرے دنیا مین غریب امیر سب ہی ہین ہر ایک کے گھر مین تو نوکر ہوتا ہی
نہین ہے کہ سب کام نوکر کر لاوے بہت سے کام عورتون سے نکلتے ہین اونکو
ذرا سا لالچ دیا اور دس کام دوڑکر کر گئین ہندؤن مین کیا چھوٹا اور کیا بڑا
کوئی گھر ایسا نہین ہے کہ جہان انکی روک ٹوک ہو پر سگھڑ استریون کو یہہ اوچت
ہے کہ اونسے صرف اتنی محبت رکہین کہ ذرا سا اونکے ہاتھہ پر دھر دیا اور اپنا
کام لیکر چلتا کیا یہہ نہین کہ اونکو اپنی سہیلی بناکر خانہ داری کے معاملہ مین صلاح
کرنے بیٹھے اور اپنے گھر کا گپت بھید بھی کہدے یا اونکی کہانیان اور سارے
جہان کے جھگڑے سننے لگے اول تو اونکی باتون مین سب کام گھر کا تھکلے دوسرے
نجانے کیا بری بھلی بات اونکے سامنے موںھہ سے نکلجائے اور وہ یہان سے سنکر
جاوین تو دس گھر بھوبھل پھیلاوین ایسی پانی مین آگ لگاوین کہ پھر بجھنے نپاوے
تیسرے اپنے گھر کا گپت بھید دوسری جگہہ پہونچے تو بدنامی اور بے عزتی کے سوا
کئی طرح کے نقصان اوٹھانے پڑین چوتھے اونمین بیٹھنے سے اونکی سی مت
ہو جاوے کیونکہ اونکے پاس سواے میری تیری کے اور کچھہ عمدہ بات تھوڑی
ہے پانچوین اکثر اونکا چلن بھی کھوٹا ہوا کرتا ہے ایسی تمیز تو اونمین کہان ہوتی
ہے جو اگلی پچھلی بات سوچین اور عزت حرمت پر خیال کرین — چھٹے جو عورت
غیر مردون سے کھلے موںھہ بات کرے اوسکا پاس بیٹھنا اور اوسکی باتون پر
دھیان دھرنا ہی برا ہے اور مین تو گھر گھر مین یہی حال دیکھتی ہون کہ اونکی
سنگت کے پرتاپ سے جیسا اونکا سبھاو ہے ویسے ہی بڑے گھرون مین بہو

پڑتے ہین نام کو بڑے گھرون کی بہو بیٹیان کہلاتی ہین جو اونکے کرتب دیکھو
تو کنجڑن بھٹیارن کو بھی الگ بٹھاتی ہین تم سب کیا رات دن نہین دیکھتی ہو
شادی یا غمی مین جب دس عورتین برادری کی اکھٹی ہوتی ہین اونکے پاس
سواے اسکے اَور کچھہ ذکر نہین کہ اری فلانی نے جیسی بیٹی کے بیاہ مین دھول
اوڑائی ویسا ہی بیٹے کا بیاہ کرے گی دوسری نے جواب دیا اری کیون بڑہ
بڑہ کر بولتی ہے ایک انوکھی ناک والی تو ہی ہے تیرے چھوٹے کے بیاہ کا پکوان
تو ابتک مانگتی ہون ڈھونڈ تو چوکا دے کوری ہی اتراوے تو وہ بولی ہان بیر آج کل تیرے
گھر مین پیسا ہو گیا ہے جو چاہے سو کہے اوسنے کہا تو پھر پیسا ہو گیا ہے تو کسی
نے دے تو نہین دیا ہے جو کچھہ میرے ماتھے مانگتی ہو تو ابھی چوک لے کل کو باقی
مت رکھہ وہ بولی ہان ری ہان مین جانتی ہون تو دپٹی کی لوگائی ہے کیا اچنبھا
ہوا ایسے گرب کے بول کیون بولتی ہے اری ہم قرض دینے کے لایق ہوتے تو
تونکھٹرا پھولا کر کیون بولتی اور کل کا دن ابھی سے بھولگئی ساس سسرے مرے جب
کفن کو پورا سا کپڑا بھی نہین ملا تھا یہہ سنکر اوسنے اوتر دیا کہ بس ری بس بیٹھی رہ
دیکھی تیری بڑائی جہان کی تو جائی جنی ہے اونکو بھی مین جانتی ہون برا مانے گی
میری جوتی سے ایک کہے گی تو چار بات کہلاویگی مین تیری کہاٹ کے نیچے تھوڑی
ہی پیدا ہوئی ہون تجھسے کیون دبون تو بڑی ہے تو اپنے گھر کی کسی کو پرگنہ دیتی
سو رکھہ چھوڑ تیری پرواہ کسی کو نہین ہے رہا بیاہ شادی کا لینا دینا سو تیری
ہزار بریان خوشی پڑے تو آپ ہین لے دے نہین تو تو تیرے گھر اور ہم ہمارے اتنے ہی مین
ایک اَور آئی جسکی آنکھین تو مارے مزاج کے مغز مین گھسی جاتی تہین مونھہ سے پولا

بول تک نہین نکلتا تہا اوسکا یہہ حال تہا کہ برادری کی لوگائیون کو اپنا گہنا
دکہانے کے لیئے کہین ہاتہہ کپڑے سے باہر نکالا کہین چہاتی سے پلہ اوٹہا دیا
کہین گلا اونچا کردیا — اب تم سوچو کہ یہہ سب باتین بے شعوری کی ہین یا دانائی
کی دیکہو پرمیشر نے سارے پدارتہہ آدمی کے بہوگنے کو بنائے ہین چار رات کسی کے پاس
روپیہ پیسا ہوگیا اور کوئی اپنے پاپون کے بدلے دکہہ بہوگنے لگا پر سدا دن کسی
کے یکسان نہین رہتے ہین سکہہ دکہہ کا جوڑا اڈہلتی پہرتی چہایا نو ہے اسکا آشچرج
کیا ہے بدیا اور گیان ہو تو کبہی آدمی گہمنڈ نکرے اوچہے اور پورے آدمیون
مین اتنا انتر ہے کہ اوچہا آدمی ذرا سی بپت مین تو گہبراکر مرنے لگتا ہے اور
تہوڑا سا دہن دولت ہو جانے سے آسمان کیطرف آنکہین اونچی کرکے چلتا ہے
پورے آدمی نہ تو تکلیف مین گہبراتے ہین اور نہ روپیہ پیسے کو دیکہکر اتراتے ہین
انگریزی راج مین انگریزون ہی کو دیکہو کہ لاٹ صاحب بہی جو کل ہندستان
کے مالک ہین اور اونکے اوپر اور کوئی بڑا عہدہ نہین ہے اکیلے چلے جاتے ہین
ایسے ہی اونکی استریان سادا پن رکہتی ہین اونمین کوئی بگڑے سوبہاو کی ہوگی
جو لڑائی جہگڑے کو پسند کرتی ہو نہین تو سب اندر کی سی اچہرا اچہے سوبہاو والی
پڑہی لکہی جالی کشیدہ مین ہوشیار ہوتی ہین اور اسی کارن انگریز اونکی بات
کو دو لکہتے نہین ہین اونکی لیاقت کو دیکہو کہ بعضے وقت چہوٹے بڑے عہدہ دار جب
کبہی کسی سرکاری کام مین اٹک جاتے ہین تب استریون سے اونکو مدد ملتی ہے
جیسا چاہتے ہین ویسا ہی لکہہ پڑہ دیتے ہین اور گہر کے خرچ کا اہتمام اپنے ہاتہہ
مین رکہتی ہین اونکے حساب کتاب مین ایک پائی کا تو فرق پڑتا ہی نہین ہے —

ہمارے ملک کی عورتون کو دیکہو بعضی لوگائیون کو تو ہلدی مرچ دہنیا منگوانیکا
بہی شعور نہین اور تو کیا خاک پتھر حوصلہ ہوگا میرا تو کسی سے ملنے جُلنے کو جی نہین
چاہتا ہان یہہ لڑکیان آتی ہین انکے ساتہہ پڑہیا کا ابہیاس بنا رہتا ہے اور جی بہی لگا رہتا ہے
یا جسوقت کوئی لڑکی بہی پاس نہین ہوتی ہے تو اکیلی فرصت مین اُردو کی کتابین
یا ناگری کی پستکین یا سماچار پتر دیکہا کرتی ہون ہمارے لیئے تو یہی کتابین جام
جہان نما ہین کہ جنکے وسیلے سے یہان بیٹہے ہوئے ہزارون کوس کا حال
معلوم ہوتا ہے اور سیکڑون راجاؤن اور بادشاہون کے نیاؤ اور انیاؤ کے
سماچار جانے جاتے ہین۔ یہہ باتین سنکر سب عورتین راضی ہوگئین اور کہنے
لگین کہ بڑیاوتی بی بی اب تو ہم بہی من مین پچہتاتی ہین جی مین تو بہتیری آتی
ہے کہ پوتہی پستک سب ایک سنگ پانی مین گہولکر پی جاوین پر کیا کرین آدہی عمر تو
ہماری مورکہتا مین چلی گئی تو بہی محنت تو ہم ضرور کرینگے کچہہ نہ کچہہ سیکہین ہی گی
ہے بی بی جتنی پہلے کی لوگائیان ہین اونکی سمجہہ اور ریت مرجاد انوکہی ہے جو
باتین اچہی ہین اونکو تو بُری جانتی ہین اور بُری باتون کو اچہی سمجہہ کر کرتی ہین
اور ننجانے کب سے راہ بگڑ گئی ہے ہمنے تو چہوٹپن سے اپنی مان چاچی تائی دادی
کو بہی ایسا ہی دیکہا اور سسرال مین آئین تو ساس دو یا ساس پورانی جیٹہانیان
ان سب کی اوندہی مت پائی بی بی ہماری لڑکیان تیرے پاس پڑہتی لکہتی ہین
اونکے واسطے ہم سے بڑی بوڑہی اور برابر کی لوگائیان ہنستی ہین اور گنوار پنا
مجہسے آکر کہا کرتی ہین کہ فلانی کی بہو تیری مت کیون ماری گئی ہے لڑکیون کو گہر کا
دہندا تو نہین سکہاتی ہے اور اونکا مغز خالی کرانے کو بڑیاوتی کے گہر بہیجدیتی ہے

عورت کی ذات پڑہ کر نوکری تو کرنے سے رہی ہے بدیاوتی جنکی سدا سے کہوٹی
سنگت ہو اور نہ ماں باپ کے گہر اچہا چلن لڑکپن مین سیکہا ہو نہ سسرال مین
اگر اچہی سنگت ملی ہو پہر وہ مورکہہ ایکا ایکی کیونکر سمجہین تیری چہوٹی بہاوج مین
اونکو بہی ہم تیرے کہنے سے سمجہا کرینگے اچہی بی بی اونکو بہی ایسا گیان کا مارگ بتا
کہ جس سے اچہی باتین سیکہین اور ہمارا بہی یہہ بچار ہے کہ پڑہنے لکہنے کا تہوڑا تہوڑا
ابہیاس نت کرینگی اور تیری زبان سے پستکون کی باتین سنین ہمکو تیری باتون
پورا بشواس آگیا ہے ہم تیرے بچن کو ست جانتے ہین ۔ بدیاوتی بولی میری
باتین مورکہہ استریون کو ابہی نہین معلوم ہونگی ہان جو لڑکیان اور جوان استریان
پڑہی ہوئی ہونگی یا جنکی تہوڑی بہت بہی بدہی ست سنگ کے پرتاپ سے نرمل
ہوگی وہ تو راضی ہونگی اور پرانے چلن اور بگڑے ہوئے سبہی کی استریون کو
میرا بچن زہر لگے گا بلکہ تالیان بجا کر ہنسین گی عورت تو عورت ہے مرد ایسے
کو مارگی ہین کہ اونکے کرتب دونون لوک کے بگاڑنے والے ہین ۔ ایک تو یہی
ہماری کو ریت ہے کہ بہادون سدی مین ہر سال گنیش چوتہہ آتی ہے شاستر کا تو
حکم ہے کہ اوس دن گنیش جی کا برت اور پوجن کرین اور چہوٹے چہوٹے بالکون
کو لڈو کہلاوین برہم بہوج ہو ایشر کا بہجن کرین اسکے بدلے سارے دیشون
مین ایسی کہوٹی رواج پڑگئی کہ آئے سال کیا چہوٹے کیا بڑے سب لوگ اتنے
پتہر برساتے ہین کہ گہر گہر مین پتہرن کا ڈہیر لگجاتا ہے اور بہتیرون کے ماتہے
پہوٹ کر لہولہان ہوجاتے ہین ایکسال مین اپنی ننہال مین تہی بارہ مہینے کے
تیوہار وہان ہوئے گنیش چوتہہ کے دن دو گہڑی رات گئے سے آدہی رات

پتھرون کی بر کہا محلہ محلہ مین ہونے لگی ایک لڑکے کے سر مین ایسا زور سے
پتھر لگا کہ سر مین گڑہا پڑگیا اور لہو کی تڑی چلگئی ایک آدمی پر اوسکا مارنا نشچہ ہوگیا
لڑکے کے ماں باپ کوتوالی مین فریادی گئے وہان سے مجسٹریٹ کی کچہری مین
مدعی اور مدعا علیہ چالان ہوئے تو جہ جھینے کا جیلخانہ اوسکو ہوا بھلا یہہ بہی کوئی
تیوہارون مین تیوہار رہے پر میشر ایسے کوکرم سے کب راضی ہوتا ہے ــ
دیپ مالکا مین رات کولچہمین کا پوجن ہوا کرتا ہے اور وہ رات پر میشر کے بھجن
کی ہی ہے سو ساری رات لوگ جوا کہیل کر کاٹی کرتے ہین ہزارون روپیہ کی ہار
جیت ہوتی ہے اور آپسمین بے ایمانی پہیلتی ہے پھر وے راج دربار مین پکڑے
جاتے ہین اور لڑکے آتشبازی چھوڑتے ہین بلکہ کئی آدمیون کے موںنھہ اور
ہاتھہ جلجاتے ہین کسی کسی دیش مین مکر کی سنکرانت کے دن جو پوس یا ماگہہ کے
مہینے مین آتی ہے لڑکے اور جوان گلی ڈنڈا کھیلتے ہین ایک لڑکے کی آنکھہ پر
گلی اوچہلکر لگی وہ کانا ہوگیا تو بہی مورکھتا کو نہین چھوڑتے شاستر کی لیکہ سے
سنکرانت دان پن کرنیکا دن ہے گلی ڈنڈا کھیلنے کا تو ہما تم کسی شاستر مین لکھا
دیکھا نہ سُنا ــ ہولی مین جیسی واہیات ہوتی ہے تم بہی جانتی ہو مرد استری
لاج کو تیاگ کر بہت بُری طرح بکتے ہین اور شراب پیکر جوتی پیزار لڑتے ہین
بنا راج ڈنڈ کے ہی آپ سے آپ کالا موںنھہ کر کے اور گلے مین جوتیون کا ہار ڈالکر
گدہے پر سوار ہوکر شہرون مین گلی گلی پھرتے ہین اور وہ بچن کہ جنکے سننے سے
کان کہڑے ہون گلی گلی موںنھہ سے بکتے پھرتے ہین کیچڑ مین لدپہد ہوجاتے
ہین سر مین سیرون خاک ڈالتے ہین اور ڈلواتے ہین باپ کو بیٹے کی اور

بیٹے کو باپ کی بہو کو ساس کی ساس کو بہو کی کسی کو کسی کی لاج شرم نہیں ہتی
کراچت پرمیشر سنبدہ ہولی اور بہجن گاوین بجاوین وہ توریت مین ہے پراون
کو کرمون کے کرنے سے کتنے ٹکے ہاتھہ لگتے ہین — جیٹھ کے مہینے مین
نرجلا اکادشی آتی ہے شاستر کے دوارا پرمیشر کی تو بہہ آگیا ہے کہ اوس دن
منیت شدہ کرکے برت رکھے جھوٹھہ نہ بولے کسی سے بے ایمانی اور لڑائی جھگڑہ
نکرے ایکانت مین بیٹھکر رات بھر مالک کی یاد کرے اوسکے بپریت تمام دن اور
رات جوا کھیلتے ہین لڑتے جھگڑتے ہین جھوٹھہ بولتے ہین ایسے برت کا پہل
ملتی کا دینے والا کب ہے یہہ سب کھوٹی سنگت اور مورکھتا کا کارن ہے پڑہے
لکھے مرد سنگت سے بگڑتے ہین اور جان بوجھکر نہ کرنے کی بات کرتے ہین
جب مردون کی یہہ دشا ہو تو لوگائیون کا کیا دوش ہے — راجستانون مین
سب ذات کے آدمی سبے پران افیون کہاتے ہین اونمین راجپوتون کی
تو افیم جیون پران ہے سنا ہے کہ میواڑ مین ایک ٹہاکر افیم بہت کہاتا تہا اور
اوسکی سنگت سے ٹہاکر سے زیادہ ٹھکرانی اور باندیان اور چاکر کہانے لگ گئے
ایک سمی شام کے وقت ٹہاکر صاحب تو تہال آروک کر بیٹھے اور چاکر نے حقہ
تازہ کرکے ٹہاکر صاحب کو دیا پھر نوکر چلم مین آگ رکھنے کو گیا ادہر تو ٹہاکر کے ہاتہہ
مین کلی رہی پینک مین آگئے اودہر نوکر کی آنکہہ آگ کے ٹھیکرے پر چلم بھرتے
بھرتے بند ہوئین تھوڑی دیر مین ٹھکرانی لگھوشنکا کرنے کو مکان سے باہر نکلکر
دیوار کے سہارے بیٹھی اور چھوکری کو پوکار کر کہا کہ جنبلی ہاتہہ دہولانے کو پانی
طیار رکھہ چھوکری پانی کا برتن لیکر دیوار کے پاس کھڑی ہوگئی ٹھکرانی جی بھی

پہنک مین بے سُرت ہو گئین اور چہوکری کو بہی ہوش نرہا چارون استری پرش
بیرا فیم نے اپنا ایسا اثر کیا کہ اوسی پہنک مین پربہات ہو گئے پہر جسوقت ٹہاکر
صاحب کو چیت ہوا تو چاکر کو پکارا ارے چلم بہر کر نہین لایا ٹہاکر کی آواز سنکر چاکر
چونک اوٹہا جواب دیا کہ چلم مین اگ رکہتا ہون وہان ٹہیکرا سنبہالا تو اوسمین
اگ نہ دہوان کچہہ بہی نہین تہا اودہر ٹہکرانی نے پہنک سے چہوٹ کر لونڈی کو
آواز دی چہوکری بولی انداتا جل حاضر ہے ٹہاکر اور ٹہکرانی آنکہہ کہولکر دیکہین تو
سویرا ہو گیا تہا — اب بچار کرکے دیکہنا چاہیئے ایسے افیم کے بس ہوکر
جنکو شریر کی بہی سُدہ نرہی پہر بہلا ایسے پرش استریون سے کیا آس ہے کہ
شبہہ کرم کرین شراب اور افیم نے ہندوستانی راجاؤن کے راج بہرشت کر دیئے
دونون لوک مین انند ہونے کے یوگ نہین رہے جسکو اپنے شریر کی خبر نہو اوس
سے گہر کیا سنبہل سکتا ہے اور جو گہر کا پربندہ نکرسکے وہ راج کا بندوبست کیونکر
کرے اوسکو کیا ٹہیک کہ پرجا دکہی ہے یا سکہی نوکر چاکر پر وہان مصاحب اچہیت
راجا کے راج مین پرجا کو ہر ایک تہمت لگا کر لوٹتے ہین انکی فریاد راجا کے کان
تک نہین پہونچتی دیکہو سرکار انگریز کے گہر مین کیسا چاندنا ہے کہ جو کوئی غریب سے
غریب آدمی بہی لاٹ صاحب کے دربار مین عرضی بہیجتا ہے اوسکو بہی ہان نان کا
جواب ترت ملتا ہے میرے بہائی نے اپنے ہوش سنبہالے پیچہے جب سے سرکار
کی نوکری کی ہے کبہی رشوت نہین لی اور نہ سرکار کا نقصان کیا اوسنے اپنا
سارا حال انگریزی اور دونا گری مین لکہکر چار پانچ عرضیان ڈاک کے دوارا ایک بڑے
ٹہکانے راجستان مین بہجوائین پر نتو ایک کا بہی جواب نہ آیا وہان تو حرامخور

موںہہ لگ ہی تہے ایسے آدمی کو کون گھُسنے دیتا تہا یہہ تو بڑا دربار سرکار انگریز
کا ہی ہے کہ جیسا آدمی ہوتا ہے ویسی ہی اوسکی قدر کرتے ہین میرے پتا
پنڈت موہن لال دس برس سے ایک ہی شہر مین کوتوال ہین سیکڑون مقدمے
فوجداری کے نت اونکے پاس آتے ہین جو وہ چاہتے تو ہزارون روپیہ پیدا
کر لیتے پر وہ تو پنڈت اچھی بُری کے سوچنے والے ہین لوبھ کے جال سے
بچکر ایسا اپنا چلن بیوہار شدّہ رکھا کہ جتنے کلکٹر اور مجسٹریٹ متھرا مین آئے
سب اونسے راضی رہے چلتے وقت نیکنامی کے چٹھیان دیگئے اسی کارن یہان سے
میرے پتا کی بدلی نہین ہوئی شہر مین جتنے امیر غریب سیٹھہ ساہوکار ہین سب
راضی ہین ـــ تمام ہندون مین ایک بات اَور بُری ہے کہ تین چار برس
کی جہان لڑکی ہوئی اوسکی مان اور تائی چاچیون نے اوس سے جہوٹھے
برتن ملوانے شروع کیے گویا لڑکیون کے واسطے پورانی چال کی پہلی تعلیم
یہی ہے کہ سوتے سے اوٹھی اور چوکا برتن کیا بھلا چہوٹی لڑکی اپنے بہائی
بہنون کو کہلادے تو کچھہ دوش نہین اوسکی مان کہانے پکانے سے نچنت
ہو جاتی ہے پر جب بچہ اول سے ہی دن بھر چوکے برتن مین لگا رہے تو
پھر اچھی باتین سیکھنے اور علم پڑہنے اور جالی کشیدہ کاڑہنے کا کونسا وقت
آویگا بیاہ ہونے کے پیچھے تو سسرال مین گھر گرہست کے گورکھہ دہندے
سے ہی چھٹکارا نہین ہوتا یہی دن تو اچھی باتین سیکھنے کے اور انہین دنون
مین اونکی مائین لڑکیون سے چوکا برتن کراکے اونکو داسی کرم سکھلا دین پھر کچھہ
بڑے ہونے پر اونکو عمدہ لیاقت کہان سے آویگی اکثر تو گھرون مین یہی

حال بر تمان ہے اور سو گھرون مین دس پانچ گھر داسی کرم سے ٹل گئے
تو کیا ہوا سواون گھرون کی عورتین پڑہنے لکھنے کو عیب جانتی ہین —
میرے باپ یا مان نے کبھی آجتک اپنی زبان سے مجھسے یہہ نکہاکہ فلانا
برتن پڑا ہے تو مانجلے — چوکا برتن کرنے اور دال دلنے ولانے کیواسطے
چار آنہ حد آٹھہ آنہ مہینے کو پنہاری یا کہاری رہ سکتی ہے دس بیس پچاس روپیہ
مہینا ہر ایک گرہستی کے کہانے پینے کپڑے لتے مین مہینے کے مہینے خرچ
ہوئین تو کیا اور چار آنہ آٹھہ آنہ بھگوان نہین دیگا پر نیت اور حوصلہ کی بات ہے
کدراچت کسواور کرپن لوگائی کے پاس دہن بہی ہو جاوے تو کیا اوسکی نیت
تو کنگال ہنی رہتی ہے مرد مانس بہی ایسی باتون کو نہین سوچتے ہین اور یہہ
تکلیف لڑکیون کو بھاری ہو جاتی ہے کہ جہان آٹھہ دس برس کی لڑکی ہوئی
اور مان باپ نے اوسکی چہاتی پر چکّی کا پتھر رکہا سسرال مین گئی تو ایسی ہی
ساس نندین ملین مینے دیکھا ہے کہ امیر گھر کی لڑکیان کمبخت اور کومار گیون
کے گھر مین بیاہی جاتی ہین اونکی کمبختی آتی ہے اپنے گھرون کو روتی جاتی
ہین اور پیستی ہین کومل ہاتھون مین چھالے پڑجاتے ہین تو بہی ساس نندین
اوسکا پیچھا نہین چھوڑتین خاوندتو اونکے دس بارہ چودہ برس کی عمر کے
چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اول تو مان باپون کے ہوتے ہوئے لڑکو نکی
کون یان اوٹھتی ہین اور دوسرے وہ تو اپنے لکھنے پڑہنے اور کہیل کود مین مست
رہتے ہین اور شاید کسی کو ہوش بہی ہوا اور دنیا کی باتین سمجھنے بہی لگا تو لاج
کے مارے کچھہ نہین کہہ سکتا اسلیئے مور کہون کے گھر مین کبھی آرام نہین ملتا

بگڑیل سوبھاؤ کی لڑکیان پہلے تو مان چاچی دادی اور دیورانی جیٹھانی ساس
نند سے لڑتی رہتی ہین پھر جب اونکے اولاد ہوتی ہے اور لڑکون کی بہودین
آتی ہین اونکو نوچ نوچ کر کھاتی ہین بدیاوتی کے پروس مین دیارام نامی
سونار رہتا تہا اوسکی لڑکی بہی آیا جایا کرتی بدیاوتی اوسکو گیان دان
اور شوسیل جانکر من لگاکر اچہی ریت سے پڑہاتی چار برس کے بہیتر اوسکو سب
گنون مین اپنے برابر کرلیا اور آپسمین دونون کے ایسا اسنیہہ بندھا
کہ ایک گہڑی بہی الگ ہوئے کو کسی کا جی نہین چاہتا پنڈت موہن لال بہی اوسکو
بدیاوتی کی برابر پیار کرتا تہا اور اونکی چترائی اور بدہوائی کو دیکہہ دیکہہ کر من
مین بہت ہی راضی ہوتا اوس لڑکی کا نام سوبھدرا تہا ایک دن یہہ دونون لڑکیان
پستکین دیکہہ رہی تہین اور بہت سی لڑکیان بیٹھی ہوئین اونکے مونہہ سے
سکشا کی باتین سن رہی تہین اتنے ہی مین پنڈت موہن لال کوتوال مکان پر
آیا بدیاوتی اور سوبھدرا کو لکہنے پڑہنے مین لولین دیکہہ کر بولا کہ بیٹیا بدیاوتی
مین جانتا ہون کہ تیرے برابر مردون کی بدہی بہی تیز نہوگی اور ہے بیٹیا سوبھدرا
تو بہی بدیاوتی سے کسی طرح کم نہین اسواسطے مین تم دونون سے کہتا ہون کہ
میرے سوالون کا جواب سوچکر پتر مین لکہو ایک تو میرا یہہ سوال ہے کہ بیاہ مین
بہت سی باتین ایسی بیریت ہوتی ہین کہ جنکے سبب اس جہان مین بہی دکھ
بہوگنا پڑتا ہے اور وہ بری ریتین بچون مین بیچار کہلاتی ہین اور پرلوک بہی
بگڑتا ہے دوسرا سوال یہہ ہے کہ جیسے بیاہ مین بہت سی برائیان ملی ہوئی
ہین ایسے ہی عمر تک مین بہت خرابیان ہین ان دونون سوالون کے سوا اونکے

جو کچھہ ہمکو سوجھہ پڑے اونکو بہی اچھی طرح سوچ سمجھہ کر لکھو ہمکو اوسکے بموجب اپنے
گھر کا پربندھ کرنا منظور ہے — یہہ سنکر بدیاوتی نے اپنے باپ سے کہا
کہ بہت اچھا پتا جیسا آپکا حکم ہے اوسی ریت سے ہم دونون سوچ بچار کر ست ست
باتین لکھین گی پر مورکھہ استری پرش تو آپ کے اس بچار پر ہنسینگے کیونکہ ہمارے
ملک مین مرد عورت مورکھہ اور نادان بہت ہین اور گن وان آدمی تھوڑے
ہین جو لوگ کیول چار حرف پڑھہ کر نوکری چاکری کرتے ہین یہہ مانا کہ اونکے کام
سے سرکار انگریزی راضی ہوکر اور قانون دان اونکو جانکر بڑے بڑے عہدے
اونکو دیتی ہے لیکن اونکی سمجھہ اس لایق نہین کہ برے اور بہلے کو سوچکر اچھی
باتون کو رواج دین اور برائیون کو بند کرین اور ظاہر ہے کہ اگر اونکی سمجھہ
درست ہوتی تو اپنے گھرون اور برادری مین آپ بندوبست کرتے جو کوئی اونکا
کہنا نہین مانتا بہت باتون مین سرکار سے مدد اور آگیا لیتے کداچت اون
بڑے عہدہ دارون اور سیٹھہ ساہوکارون نے اپنے من مین بہی نفع نقصان
کو سمجھہ لیا تو کیا مطلب نکلا کر تب تو اونکے یہان کھنڈ مین حکومت کرنا اور دہن وان
ہونا یہہ تو بات دوسری ہے اور اچھا چال چلن بنانا اور برائیون سے بچنا
اور بات ہے یہہ بچار آپکا بہت اوتم اور بہولے ہوؤن کو مارگ بتانیکا اوپائی
اچھا ہے سجن پرش جب ان باتون کو نرپکش سوچین گے تو آپ کو دہن باد دینگے
اور مورکھون کے تو نہ استت کرنے مین آنند ہین نہ برائی کرنے کا ارمان ہے
ست است کی نشچے کرنے والے تو سجن پرش ہی ہوتے ہین — پنڈت موہن لال
بدیاوتی کے یہہ اوتم اور میٹھے بچن سنکر بہت ہی راضی ہوا بدیاوتی نے سوچکر

کی صلاح سے آٹھہ دن مین پتر لکھکر اپنے باپ کی بھینٹ کیا اوسکی نقل لکھی جاتی ہے

لڑکیون کے بواہ مین کھوٹی ریتون کا برتاو اور اونکی تفصیل

جاننا چاہئے کہ آجکل بھرت کھنڈ مین اول تو یہہ مہا پاپ ہے کہ چھوٹی ذات والون کے سوا بڑی ذات والے بھی لالچ مین آکر لڑکیون کو بیچنے لگے یہہ بیوہار کر رکھا ہے کہ لڑکی کے ماں باپ کو جہان سے زیادہ روپیہ ملا اوسکی ساتھہ بواہ دیا مارواڑ میواڑ ڈھونڈھار ان تینون دیشون مین تو یہہ مرجاد کھلا کھلی ہے کہ براہمن بنیون اور کہین کہین چھتریون مین جنکے گہر پانچ چار لڑکیان پیدا ہوگئین اوسکا تو پھر پیڑہیون کا دلدر جاتا رہا غریب تہا وہ بہی ساہوکار بن بیٹھا لڑکی پیچھے سات سات پانچ پانچ ہزار روپیہ لگتے ہین اپنے دیش مین بہی کہین کہین لوگ ایسا کرنے لگے تیسرا گھور اپرادھ یہہ ہے کہ لڑکی کو جان بوجھکر کنوے مین ماں باپ اپنے ہاتھہ ڈھکیلتے ہین کہ اچت روپیہ لیکر کسی ایسے کے ساتھہ کہ جو لڑکی کے برابر کا جوڑا اور اوسکے لایق ہو بواہ کرین تو لڑکی تو سکھہ پاوے اور کل کی سوبہا بنجاوے پر کمبخت ماں باپ بوڑہے پھوس کے ساتھہ جوان لڑکی کو بیاہ دیتے ہین وہ برس دو برس پیچھے مرجاتا ہے اور یا جوان لڑکی کو دس گیارہ بارہ برس کے لڑکے سے بواہ دیتے ہین جب تک لڑکا جوان ہو دولہن بوڑہی ہو ذات برادری کا اس زمانہ مین یہہ حال ہے کہ کوئی کسیکی کان مرجاد نہین مانتا شاستر کا پڑہنا پڑہانا مدت سے چھوٹ گیا پرمیشر کا کسی کو ڈر نہین رہا پستکون کے پڑہنے سے جانا جاتا ہے کہ پہلے ہی مین جب راجہ اور حاکم اپنی پرجا کو بے راہ چلتے دیکھتے اونکو ڈنڈ دیتے یہانتک کہ مہا پاتکی گھور پاپ کرنیوالے

آدمی کو اپنے راج سے باہر نکالدیتے اب راجستان مین اندہیر ہے جب آپ
ہی کو راہ چلین تو پرجا کیونکر نہ بگڑے اور کہوٹے مارگ پہ چلنے والون کو کون ڈنڈ
دے ۔ بیسواڑہ لکہنؤ کے علاقہ مین اور کئی جگہہ چہتری لوگ ابتک لڑکیون کو
پیدا ہوتے ہی مارڈالتے ہین جو لوگ آپ پاپ کرین وہ دوسرے کو کب
راہ پر لاسکتے ہین ہان سرکار انگریزی سب طرح سادہان ہے دہرم اور نیائی
روپی بات تو یہہ ہے کہ سرکار کیطرف سے ایسے آدمیون کیواسطے سزا مقرر کیجاوے
کہ پہر کوئی روپیہ لیکر اپنی جوان لڑکی کو بوڑہے اور بالک کے ساتھہ نہ بیاہے
نہین تو بیچاری لڑکیون کا چہٹکارا دکہہ کے ساگر سے کبہی نہوگا لڑکی کی عمر سے
لڑکا دونا نہو تو ڈیوڑہا سوایا تو ضرور ہی ہو استری پرش کے آپسمین پریت اور
آنند تو اوسی ریت سے بڑہیگا کہ جب دونون کا جوڑا برابر ملیگا بہت جگہہ ایسا
دیکہا کہ لڑکی اچہی ہے تو لڑکا بہت بُری صورت کا کالا ٹہیکرا کانا عیبی گُبڈہی ہے
اور لڑکا گلاب کا پہول ہے تو لڑکی بنی بنائی چڑیل پالے پڑی پہلے تو ماں باپ
نہ دیکہتے ہین نہ پوچہتے ہین اونکے گہر مین بہت سا گہنا پاتا دیکہکر سگائی کردیتے
ہین تیسرا ایک بُرائی یہہ ہے کہ پیچہے سگائی چہوڑتے چہوڑاتے اور آپس مین جوتی
پیزار کرتے پہرتے ہین بیچ مین نائی اور پروہت دونون طرف سے سیکڑون
روپیہ مار کہاتے ہین شاستر مین لکہا ہے کہ جو کوئی بیٹی کے گہر کا اَنّ جل پان
کریگا وہ ضرور نرک مین جاویگا جنکے پاس کچہہ روپیہ ہو جاتا ہے وہی بڑہ بڑہ کر
لڑکیون کو مول لیتے ہین اونکی اولاد کیواسطے پرمیشر کا یہہ بچن ہے کہ مول لی ہوئی
لڑکی ارتہات روپیہ دیکر بیاہی ہوئی عورت سے جو اولاد پیدا ہو اوسکی سنگیا

داسی پتر ہے اور داسی پتر ہوا تو خاندان کی اصلیت کہاں رہے اور ابہی تک ہمارے حساب تو ست جگ ہی ہے کہ لڑکیاں بیچاری ماں باپ ادہرمیون کے ہاتھہ سے بکجاتی ہین اور بڑے بوڑہے ہون کے پلے بندہتی ہین اور سمجہتی ہین کہ ہمکو ماں باپ نے گڑہے ادر جلتی آگ مین دہکا دیدیا تو بہی وہ بچاریان اپنی زبان سے کچہہ نہین کہتین اپنے کرمون کو رو کر بیٹھہ رہتی ہین پر نہ تو تہوڑے دن اور جو ایسا ہی انّیای رہا تو لڑکیون کی بہی کان لاج لاچاری کے درجہ بوٹ جائیگی اوسوقت بیوقوف لوگ یہہ کہین گے کہ بہائی اب تو کلجگ آگیا یہہ نہین سوچتے کہ کلجگ کی مورت تو آپ ہی بنے بنائے ہین کہوٹے کرم آپ کرین کلجگ کے سر دوش لگاوین پہلے وقتون مین سویمبر رچا جاتا تہا سبہا مین اپنی ذات مین سے جسکو لڑکی پسند کرتی اوسکے گلے مین پہول مالا پہنا دیتی اب لڑکیون کے ایسے کرم پہوٹے کہ ماں باپ کے ظلم اور نادانی سے ساری عمر روتی ہین سو اسکا علاج تو سرکار کے ہاتھہ مین ہے سیکڑون طرحکا سکہہ سرکار انگریزی نے ہندوستان کی پرجا کو دیا یہہ کہہ بہی سرکار ہی سے مٹے گا سب سے پہلے دہن وان اور ساہوکارون اور بڑے بڑے عہدہ دارون کا بندوبست ہو کہ وہ روپیہ کے زور سے لڑکیون کے ماں باپ سورکہون کو ہزارون روپیہ دینے کو طیار ہوجاتے ہین اور یہ لینے دینے کی ریت تو کمبخت ہندون نے ہی جاری کی ہی نہ تو مسلمان ایسا کرم کرتے ہین اور نہ انگریزون مین یہہ دستور ہے انگریزون مین کیا اچہی ریت ہے کہ جب خود عورت مرد کو پسند کرلیتی ہے تب شادی ہوتی ہے یہہ نہین کہ ماں باپ بدون اوسکی مرضی کے جاہے جسکو انگریز کے

ساتھہ شادی کردیں اور اسی سبب سے انگریزون مین سب مرد عورت بہت
پیار اور محبت سے رہتے ہین سیکڑون مین کسیکو لڑتے جھگڑتے سنا ہوگا نہین تو
انکے آپسمین کسیطرح کی بدنامی نہین سُنی ہندون مین ایک گہر مین دس عورت
اور دس مرد ہین تو دسون کے ہی آپسمین گالی گلوچ مارکوٹ جوتی پیزار ہوتے
دیکہا مورکہون کے پرتاپ سے دن بہ دن دہرم کا ناش ہو جاتا ہے اور پاپ
بڑہتا ہے — دیکہو مورکہون کو بیاہ مین واجبی روپیہ صرف کرنے سے تو
شرم آتی ہے اور اونکی عزت مین فرق آکر ذات برادری مین ناک کٹتی ہے
پرنتو لڑکیون کو جان سے مارنیکا اونکو کچہہ بہی پاپ نہین لگتا یا لڑکی کو بیچکر
اوس حرام کے روپیہ سے لڈو جلیبی بنانے اور برادری کو کہلانے سے اپنی
بُرائی نہین جانتے ایک آدمی تو کوکرم کرتا ہے اور سب برادری کے پرش
استریون کو لڈو جلیبی کہاکر پاپ بہاگی ہونا پڑتا ہے — دوسرے یہہ بُرائی
ہے کہ گہر مین تو ایک کوڑی نہین اور برادری کے طعنہ اور سمدہی کے ڈر سے
مکان جایداد گروی رکہکر یا بیچکر یا تمسک لکہکر روپیہ قرض لاتے ہین اور برتہا
کامون مین لگاتے ہین جیسے آتشبازی اور پہلوار اور روشنی اور ناچ کود
سوانگ تماشے مین ہزارون روپیہ اوڑجاتا ہے بہلا یہہ کونسے شاستر کی ریت ہے
اور اس لوک اور پرلوک مین سوائے دکہہ اور سنتاپ کے اور کیا لابہہ کی
صورت ہے بہتیرے رشوت کہاتے ہین اور سرکار کے مال مین چوری کرکے
لڑکے لڑکیون کے بیاہ مین روپیہ خرچ کرتے ہین انت مین جب قصور ثابت
ہوتا ہے بندی خانہ مین برسون پڑے ہوئے سڑتے ہین بال بچون سے

جدا ہو جاتے ہین پھر مونہہ پکڑ کر روتے ہین — تیسرے بہائی بندون کا یہہ
حال ہے کہ پہلے تو بہرے پر چڑہا کر بیچارے غریب کا روپیہ خرچ کرا دیتے ہین
پھر دو دن پیچھے وہی لوگ تالیان بجاتے ہین اور لعنت ملامت کرنے کو
موجود ہو جاتے ہین — چوتھے بہائی بند ہون اور ناتہ رشتہ دارون کو بنیا
پیارا سمجھہ کر شادی مین دونون طرف بولاتے ہین پر تو وہ ایسی کہوٹی صلاح
دیتے ہین کہ جسکے سبب گرہستی کو بارہ برس تک جو باجرہ کی روٹی خالی نمک کے
ساتھہ کہا کر پیٹ بھرنا پڑتا ہے کئی ایک تو قرض چوکانے کے واسطے تمام اسباب
مکان جایداد بیچکر بھیک مانگنے کے لایق ہو جاتے ہین جب بیچارے غریب آدمی
پر مشکل آکر پڑتی ہے سب مونہہ پر ہاتھہ پھیر کر الگ ہو جاتے ہین بلکہ وہی اشہر
پر ہنسی ٹھٹے کو جلانے کے لیئے یہہ بات کہنے کو طیار ہوتے ہین کہ کیون جی اتنا
روپیہ کیون خرچ کیا چادر دیکہکر پانون پہیلائے ہوتے اور جو اونکی مرضی کے
موافق نکرے تو بہی برا کہتے ہین پھر بہی ایسے برے کامون سے نہین ہٹتے
بہلا ایک شادی مین ستیاناس ہو چکا اور جہاد کہہ اوٹھا لیا تو دوسری شادی
مین تو ساودہان رہین سو مور کہون کا ایسا کہوٹا سوبہاو ہوتا ہے کہ جوتیان
کہانے پر بہی عقل نہین آتی ہے — پانچوین وہی رشتہ دار اور بہائی بند
ایسا فساد کہڑا کر دیتے ہین کہ دونون طرف دس باتین جہوٹی سچی لگا کر بیٹہین
دولہا اور دولہن کے باپ کو لڑا دیتے ہین اور آپ اچھا کہلانے کو الگ کے الگ
بنے رہتے ہین پھر اون دونون مین ایسی ہوٹ پڑجاتی ہے کہ سدا ہی سدا ہی
ایک دوسرے کی ہتک کرنے کو کمر باندہ کر کہڑے ہو جاتے ہین اور سب باتون مین

اینسا کھوٹا چلن ہے کہ جب سے لڑکے لڑکیون کی سگائی ہوتی ہے کسی کسی
بات پر کھینچ تان تہوڑی ہی بہت چلی جاتی ہے انت مین بیاہ کے وقت دونون
کی دشمنی ظاہر ہوتی ہے اُتہات دولہے کا باپ سمدہی کی آبرو خراب کرنیکے
لئے بلا اطلاع اوسکے برات مین بہت بھیڑ بہاڑ اکٹھی کرکے لیجاتا ہے اکثر
گنوار گاڑی بان اور سائیس سمدہی کی آبرو لینے کو طیار ہوجاتے ہین کہین
تو بیلون کو خاک بہی نہین کہلاتے پلاتے سمدہی کے دروازہ پر جاکر دہوم مچاتے
ہین اور بے پرمان دانہ راتب گہی چارہ مانگتے ہین دیتے دیتے بہی چین نہین لینے
دیتے گالی گلوج کرنے لگتے ہین جسکو دیکھ راون ہی بنکر آتا ہے دولہن کا باپ
بہی جل بہن کر ہر بہانہ سے سمدہی کو لوٹتا ہے اونکی کھینچ تان مین نائی پروہت
آہرت وغیرہ اس بہانت کے آدمیون کی خوب بن پڑتی ہے — چہٹے کہین
کہین پورانیک پنڈت مور کہہ ججمانون کے سامنے بواہ کرم مین ایسی گڑبڑ
کرتے ہین کہ اونکو سوا اپنے لینے کے شبہہ اشبہہ کرمون سے کچہہ نہین مطلب
رہتا انکی لیلا گانؤن مین کہین کہین اچھی طرح سے دیکھنے مین آئی کہ بیدمنترون
کی جگہہ نرا ٹہنک زبان ہلاکر بیاہ کرا دیتے ہین اور اونسے پوچھو تو برن مالا کے
اکشر تا بہی شدہ نہین بول سکتے شہرون مین بواہ کرتا پنڈت جو تہوڑی بہت
سنسکرت جانتے ہین اول تو بواہ پدہتی کی ریت سے من لگا کر بواہ کرم نہین
کراتے دوسرے تاکید کرتے ہین تو خیال مین نہین لاتے اونکو سوا ٹھگنے اور
ججمانون کو لوٹنے کے اور کچہہ پریوجن نہین ایک پیسے کی جگہہ دس پیسے لیکر بہی
پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بات بات پر پروہت اور بواہ کرتا پنڈت مونہہ پہوڑتے

ہین وہ وقت خوشی کا ہوتا ہے پرنتو ان لوگون کی زبردستی کے سبب دکھ
پیدا ہو جاتا ہے اور آپسمین لڑائی جھگڑا ہونے لگتا ہے یہہ کہلاوت سچ ہے
کہ لڑکا مرے یا لڑکی نائی برہمن کا ٹکا کہین نہین گیا۔ ساتوین شادی
مین انیک ایسی کوریت ہوتی ہین کہ جنکو لکھتے ہوئے قلم رکتی ہے ایک تو یہی ہے
کہ بہت سی ذاتون مین سب استریان ملکر اور بنا یک کے گہر مین دولہ کو
لیجا کر کل دیوی کے کلس کو ڈنڈوت کراتی ہین اور کلس کے بھیتر دولہن کے
بائین پاؤن کا جوتا رکھدیتی ہین دوسرے بازار مین چلتے چلتے اور گلیون مین
کھڑی ہوکر عورتین ایسی بری طرح سے واہیات گالیان بکتی ہین کہ سننے والے
بھلے مانسون کو لاج آتی ہے اور اسیطرح مرد بھی آپسمین سمدہی کے ناتہ سے
گالی گلوج بکتے ہین اور بیڈھب مسخری کرتے ہین یہہ نہین سوچتے کہ مان بہن ہے
سب کی ایک ہوتی ہے استری کا درجہ تو ایک ہی بیاہتا کیواسطے پرمیشر نے
سناتن سے رکھا ہے نہ کہ سارے جہان کی عورتون کو بیاہتا کے برابر سمجھ کر
بدون بچارے کچھہ سے کچھہ موںھہ سے پاپ روپی بچن نکالین تیسرے وہ تین
ذاتون مین جنکے خاندان مین پیڑہیون سے فارسی بدیا پڑھنے لکھنے کی چرچا
ہے یہہ دستور دیکھا کہ اکثر دونون طرف سے منڈھپ کے تلے لڑکے غزلین
اردو فارسی کی پڑھا کرتے ہین اون لڑکون کے باپ چچا بھائی جان بوجھکر
اور اپنے من مین بہت راضی ہوکر ایسی غزلین سکھاتے ہین کہ اکثر مین
گالی اور کھوٹے نرلج بچن بھرے ہوتے ہین اور ایسا چلا کر پڑھتے ہین کہ اون
کھوٹے بچنون کو مرد اور عورتین کان لگا کر سنتے ہین اور پھر پڑھتے پڑھتے

لڑکے لڑکے آپسمین جوتی پیزار ہونے لگتی ہے جب زیادہ لڑائی بڑہجاتی ہے تو دونون طرف سے جوان جوان آدمی اونکی حمایت کراتے ہین افسوس ہے ہندوستانیون کے چال چلن پر کہ پڑہے لکھے ہوئے آدمی بے ارتہہ پاپ کرین جنکے بڑے آگے ہو کر لڑکون کو بچپن سے ایسی باتین سکہلادین پہر لڑکے کیونکر اوستاد ہون — ان سب برائیون اور کہوٹی ریتون کو بڈہوان اچھی طرح سے بچارین کہ ہن مین پاپ اور دہرم مین ادہرم ہونے سے دونون لوک مین کالا مونہہ ہوتا ہی ایسے اگیانی پُرش اپنی رکھشا کی کارن بہت کال تک نرک مین باس کرینگے ۔

مرتک کی کہوٹی ریتون کا بیان

ہندون مین جب کوئی مرجاتا ہے پہلے پہلے گہرون کی عورتین بہت بُری طرح سے روتی اور چلاتی ہوئین بیچ بازار مین چہاتی اور مونہ کوٹتی ہوئین نکلتی ہین اوسوقت اونکو نہ اپنے بدن کا ہوش رہتا ہے نہ لاج اور آبرو کا خیال ہوتا ہے اوس ہاہی ہوتی مین کہین تو اوڑہنا سر سے اوتر جاتا ہے کبھی پیٹ کہلجاتا ہے بازار اور گلیون مین کہڑے ہوئے مرد تماشا دیکہا کرتے ہین اور آپسمین ایک دوسرے کو اونگلی سے بتاتے ہین کہ دیکہو فلانے کے گہر کی عورتین ہین — اور اپنے اپنے گہرون مین اونکے رونے کا یہہ حال ہے کہ ناتہ رشتہ جان پہچان برادری کی عورتین اور پڑوسنین جب تک اوسکے گہر پر ماتم رہتا ہے نت آتی ہین دن بہر مین کوئی تو کسی وقت آئی اور کوئی کبہی جب کوئی عورت باہر سے آوے تب ہی سب ملکر رونے لگتی ہین سویرے سے شام تک رونے مین بیتتا ہوتا ہے اور یہہ بات بڑہ کر ہے کہ سب عورتین اوسکے مکان مین اپنے اپنے گہر کے مرے

ہوئے آدمیون کو یاد کرکے اور اونکا بیان کرکے روتی ہین گویا سارے شہر کا
ماتم خانہ گہر ہو جاتا ہے اور جب کوئی بڑا بوڑہا مر جاتا ہے تو جو عورتین کہ
سمدہیانہ سے آتی ہین مرے ہوئے پُرش کو گالیان دیتی ہین — گجرات
دیش مین مارواڑ سے اوریہہ ریت ہے کہ گہر مین کوئی رونے والی نہو تو
باہر سے استریون کو کرایہ ٹہیرا کر بولاتے ہین شاسترمین تو بالکل رونا منع
ہے ساری باتین مکر کی پہیل گئین رونا ہی ہے تو لوگ دکہاویکا دکہہ تو دلمین
ہوتا ہے پر باہر کے آدمیون کے سامنے دن رات جہوٹہہ رونے
سے کیا مطلب نکلتا ہے گہیا منڈی مین کنہیالال نامی بہگت گیانی بکہیات تہا
ایکسمی خود اوسکا پیارا بہائی یا اور کوئی مرگیا وہ ایسا گیان وان اور سمجہدار
تہا کہ ایک آنسو آنکہہ سے نہین نکالا اور عورتون کو بہی بالکل رونے نہین دیا
جو کوئی عورت ماتم پرسی کو آتی صرف دہیرجدلاسا کی باتین کرکے چلی جاتی اونکے
گہر مین ابتک وہی چال ہے پوران کا لیکہہ ہے کہ جو کوئی روتا ہے اوس سے
مردہ کو بہاری دکہہ ہوتا ہے اسلئے بالکل رونا نہین چاہئے انگریزون مین ہی
دیکہہ لو کہ مرد عورت سے کوئی بہی نہین روتے — دوسرے مسلمانون اور
انگریزون مین مردہ کو گاڑنے کے لیئے گورستان مین بہت دہیرے دہیرے
لیجاتے ہین ہندون مین کیسی کمبخت ریت ہے کہ مردہ کی ارتہی کو اوٹہا کر
بہاگتے ہین بوڑہے اور کمزور آدمی اونکے ساتہہ بہاگتے بہاگتے ہانپ
جاتے ہین بہلا یہہ بہی کوئی بہڑائی ہے جو دیکہو سو انکی ریت ہے —
تیسرے سیکڑون گہرون کے اندر بہت ہٹیان بہاری جاتی ہین ایک تو پہلے ہی

سے غریب آدمی کے گھر مین کہانے کو نہو اور کفن کاٹھی اور کریا کرم کی سامگری کا بندوبست بہت کٹھنائی سے کرین اسپر آفت یہہ ہے کہ دور دور سے بہن بیٹیان اور سمدہنین باپ بہائی اور ناتہ رشتہ دار کے رونے کو آتی ہین وس وس بیس بیس بہل گاڑیان ادہرادہر سے اکھٹی ہوجاتی ہین اونکے دانہ چارہ اور کہان پان کے بندوبست مین ہی بیچارہ غریب کا بہورکس اوڑجاتا ہے اور جو اون لوگون کے آدرستکار مین تھوڑی سی کمی رہجاے تو آگے جاکر خاک اوڑاوین اور کیئے کرائے پہ پانی پہیرین اونکو بہی بہت ہی زیر باری ہوتی ہے پرنتو سب کے سب ہیئے کے اندہے ہوتے ہین اپنی اور دوسرے کی ہان لابھہ کو کوئی بہی نہین بچارتے مرے سانپ کی لکیر کو پیٹے جاتے ہین اتنی دور سے دکھہ پاکر آنے سے کیا مردہ جی اوٹھتا ہے آپ سیکڑون روپیہ کا نقصان آنے جانے مین اوٹھاتے ہین بال بچے راہ مین تکلیف پاتے ہین ندی نالے کا جدا ڈر رہتا ہے ٹہگ چور لوٹیرون کے ڈر سے تمام راہ نیند نہین آتی اور جنکے گھر رونے رولانے کو دہاڑ ساتھہ لیکر آتے ہین خرچ کے مارے اوسکا ستیاناش کہوتے ہین بدّہوان بچار کر بندوبست کرین تو دور سے ڈاک مین خط چٹھی بھیجدینا ہی بہت ہے بیفایدہ سیکڑون روپیے کے تلے دونون طرف آنا کیا ضرور ہے ٭

ضیافت مین آفت کا بیان

اس زمانہ مین ضیافت جان کو آفت ہوجاتی ہے ایک تو بیچارہ غریب آدمی کہین سے روپیہ پیسا اودہار لاکر اونکو کہلاوے پہر ناموری کے بدلے بدنامی

اوٹھاوے اگر ریت سے چلین تو کھلانے پلانے کا بھی ڈر نہین کہ یہہ سنسار کا بیوہار ہے پر ایسا دیکھنے مین آیا کہ جب برادری کے مرد عورت ضیافت کرنیوالے کے گھر بولائے جاتے ہین اوسکی ڈھول اوڑانے کو عورتین اپنے ساتھہ چار پانچ پانچ دوسری ذات کی لوگائیان لیجاتی ہین ایک عورت برادری کے پیچھے پانچ غیر عورتون کو کھلانا پڑتا ہے یہی حال مردون کا ہے پھر اونکا یہہ کمینہ پن ہے کہ جتنے چھوٹے بچے دودہ پینے والے ہوتے ہین اونکا بھی حصہ لیکر اور شیرینی یا حلوا پوری کچوری کی پوٹ باندہ کر اپنے گھر لیجاتی ہین اس حساب کو اچھی طرح عقلمند آدمی پھیلاوین کہ کتنا کچھہ خرچ پڑتا ہے مثلاً سو روپیہ مین کل برادری کے آدمیون کا کھانا طیار ہو تو اس حساب سے ہزار آٹھہ سو روپیہ چاہئے پھر بھی وہ کھلایا پلایا سکرت نہین لگتا ہے آپسمین لوگائیون کے اور مردون کے سیکڑون جھگڑے پیدا ہوتے ہین دس دس بریان برادری مین گھر گھر بولانے کو جانا پڑتا ہے اور ہاتھہ جوڑتے اور پاؤن مین پگڑیان رکھتے پھرتے ہین بہت سے مان مناوے سے کھانے کو آتے ہین اور بہت جگہہ دنگئی لوگ آپسمین ایسا فساد کھڑا کردیتے ہین کہ پکا پکایا کھانا پھکا پھکایا پھرتا ہے ضیافت کرنے والے بیچارہ کی سارے شہر مین بدنامی ہوجاتی ہے اوسکو اوسکی چیت کو ایسا کلیش ہوتا ہی کہ گویا جیتے جی مرگیا لکھے پڑھے بہوت جان بوجھہ کر کوکرم کرتے ہین ٭

بھرت کھنڈ نواسیون کے دان پن کا بیان

ستوگنی رجوگنی تموگنی تین طرحکا دان پن ہوتا ہے جس خیرات سے پرمیشر

راضی ہو اوسکی یہہ راہ ہے کہ بنا بچار ذات کے عام لوگون کے ساتھہ سلوک
کرے اور جو بہا کنگال لنگڑے لولے اندہے اپاہج کوڑہی نردہن ہون اناج
اور کپڑے اور روپیہ سے اونکی پالن کرنا چاہئیے جہانتک قابو پہونچے ایسے
دین پرشون پر دیا رکھے یا جہان مسافرون کو پانی اور ٹہیرنے کی جگہہ نہ ہو
وہان درخت لگاوے کنوے باولی مکان دہرمشالا بنوا دے ایسے دیالو
اور بچار وان پُرش تو تہوڑے ہین اب تو اکثر یہہ دیکہنے مین آتا ہے کہ جب
کبہی سیٹہہ ساہوکار لالا متصدی عہدہ دار کسی دیوتا کے نام سے سو پچاس
براہمنون کے کہلانے پلانے کا بچار کرتے ہین تو اپنے اپنے میل ملاپ کی
آدمیون کو چہانٹ چہانٹ کر نیوتا دیتے ہین اور براہمنون کی تفصیل یہ ہین
دیوانجی تحصیلدار جی سرشتہ دار جی تہانہ دار جی فوجدار پردہان اور ناتہ
رشتہ دارون کی رسوئی بنانے والے براہمنون کو اور ساہوکارون کی
کوٹہیون پر جتنے ٹہلوا براہمن نوکر چاکر ہوتے ہین اونکو نوتا دیتے ہین اور
گدہا کہو جال کو بہی خوشی دل کے ساتھہ نہین کرتے جو ریت دان پن کی پہلے
بیان کی اسمہات غریب اور محتاجون کی پالن کرنا اور درخت لگانا اور مکان
دہرمشالا آدبنوانا کنوے باولی کہودوانا ستوگنی دان پن ہے رجوگنی خیرات
وہ ہے کہ جو کیول اپنی ناموری اور آپسمین بڑا کہلانے اور شیخی دکہلانے کیواسطے
کرتے ہین تموگنی دان پن اوسکو کہتے ہین کہ جسدن کچھہ کرنا بچارے بات
بات پر کرودہ لاوے اور جنکو کہلاوے پلاوے اور دان دے دلاوے اوسپر اپنا
احسان جتلاوے اور تہوڑا کرے اور بہت سا بتاوے اور جسوقت بہم پہونچ

کرے دیو جوگ سے کوئی بہوکہا اپہا گت برہم بہوج کا نام سنکر پاؤ اور کوئی
بیچارہ پردیشی رستے چلتا سادہ سنت بہکاری اوسکے دروازے پر چلا آوے
بانس پڑنے لگتے ہین اوسکو سیکڑون گالیان سُناتے ہین کہتے ہین چل چل
تیرے واسطے تہوڑا ہی بہوجن بنوایا ہے کیا تو یہان سے تو چلا جا نہین تجہ جوتون
سے پٹوا کر نکلوا دیا جایگا اوس بیچارے کے دن بہلے ہوتے ہین جب تو
ایکہی للکار مین اپنا رستا پکڑ جاتا ہے اور جو تہوڑی دیر بہی ٹہیر گیا تو نوکر
جا کر لپٹ جاتے ہین میل ہی کیا اچہا ایشر نے ملا یا لیسے ہی تو ججمان کو رس
نام کے بہو کہے اور ایسے ہی کہانے والے اوستاد اور اسی میل کے دیوتا جب
ججمان کے گہر سے اوستاد لوگ کہا پیکر اور موچہون کو تاؤ دیکر نکلتے ہین راہ
مین کوئی ملے اور پوچہے کہ آج کہان چہاپا مارا تو وہ اوستاد لوگ جواب
دیتے ہین کہ بہت دنون مین آج موذی کو مارا ہے ستوگنی دان پن تو ہزار مین
ایک دو آدمی کرتے ہونگے نہین تو سب جگہہ یہی ڈہنگ ہے ہمارے شہر مین
ایسے گنی اور گیانی ہین کہ جسکے مکان پر بہوجن کرنے کو جاتے ہین اوسی
کی بیٹی روٹی کرتے ہین — انگریزون کی سب باتین پر ان کی ہین کیسی اچہی
راہ دان پن کی نکالی ہے کہ جسکے کارن انسے پرمیشر راضی ہے اور دن دونا
اور رات چوگنا تیج اور پرتاپ بڑہتا جاتا ہے بہرت کہنڈ نواسی جیسی پرمیشر
کی آگیا کو لوپ کر مالک حقیقی کے ساتہہ کپٹ کی چال چلتے ہین ویسے ہی آپ سے
آپ اپنے کہوٹے کرمون سے دو دو کوڑی سستے ہوتے چلے جاتے ہین
انگریزون مین پرتیکش مین تو یہہ دستور ہے کہ لوگون کے دکہلانیکو بیفائدہ

دان پن مورکہون کیطرح نہین کرتے اور سچ بات ہے کہ جب آدمی کو پرمیشر
نے سب کچھہ دیا ہوا اور وہ کسی کا محتاج نہو اور دس بیس پچاس روپیہ مہینا نوکری
یا بیوپار یا کسی دوسرے پیشہ کے سہارے سے پیدا کرتا ہو اوسکو کوئی بہوجن
کراکے دو چار پیسے دچھنا کے دے تو اوسکی کیا خاطر مین آویگا اور وہ مہینے
دو مہینے مین کسی سے دو چار پیسے دچھنا یا دھیلی روپیہ دان پن کا لیکر کتنے کال
چھوڑے گا یہہ اوسکی مہا مورکھتا ہے کہ بیفائدہ دوسرون کا پاپ اپنے سر لیتا ہے
اور دینے والا نہایت نادان ہے کہ اچھے چنگون اور غریبون کا حق ایسے پڑے
اور داہے ہوئے لوگون کو دیتا ہے انگریزون کی وہ خیرات ہے کہ جسکے ثواب
سے بیکنٹھہ مین نیو لگتی چلی جاتی ہے جو کوئی ایک درخت لگاتا ہے اوسکا پھل
بھاری ملتا ہے سرکار نے تو لاکھون کروڑون بلکہ ان گنت درخت جنگل اور
سڑکون پر لگا دیئے جنکے سایہ مین بیٹھہ بیساکھہ کی کٹھن دھوپ سے مسافر بیچکر
آرام پاتے ہین جنگل مین منگل کر دیا جہان جھاڑیان کھڑین تھین اور آدمی
کی گذر نہین ہو سکتی تھی جب تک سو دو سو پانسو آدمیون کا سموہ نہوتا اکے
دوکے مسافر کی کیا مجال تھی کہ لٹیرون کے ہاتھہ سے جان بچا کر نکلجاتا
وہان پر سڑکین بندہ گئین مسافر آنکھین بند کیئے ہوئے سونا اوچھالتے چلے
جاتے ہین جگنا تھہ جی کے درشن پہلے وقت مین سہج نہین تھے گیا شرادہ
بڑے دھن دان ہزارون روپیہ خرچ ہونے سے کرتے تھے اب غریب
سے غریب بھی تھوڑے روپیہ مین چلا جاتا ہے اور آجاتا ہے بدری ناراین
کے رستہ مین کیسے کیسے کٹھن جھوکے تھے کہ مارے ڈر کے آدمی کے پران

نکلتے تھے وہان بھی سڑک باندہ دی اسّی برس کی بڑہیا بھی لٹھی گہڑکاتی
کہٹ کہٹ چڑہ جاتی ہے بدہوا ن آنکہین کہولکر دیکہین اور نرپکش ہوکرمن
مین بچار کرین اس سے ادہک بن آور کیا ہوگا کہ جسکے پہل کا انت نہین ایکدو
کو بدیادان دینے کا بہاری پہل ہوتاہے لاکہون روپیہ خرچ کرکے گاؤن
گاؤن شہرون مین پاٹہہ شالا اور اسکول جاری کیئے غریبون کو پستک سینے
مین بھی دیکہنے کو نہین ملتی تہی یا اب گہر گہر مین انیک بدیاؤن کی پستکین ہوگئین بہرت کہنڈ
مین ابتک پنڈتون کی یہہ دشا ہے کہ اپہان اور ایرکہا کے مارے بدیا او
پستک کو آپسین بھی چہپاتے ہین غریبون اور نردہن کو تو کون پڑہاتا ہے
پہر جیسا بدیادان انگریزون کیطرف سے جاری ہے سب جانتے ہین نیاو
انصاف دیکہہ لو دودہ کا دودہ پانی کا پانی الگ الگ کرکے غریبون کو پالتے
ہین کداچت ہندوستانی ہی دہوکہا دیکر اولٹا سیدہا حاکمون کے ہاتہہ سے
انیاو کراوین تب تولاچاری ہے نہین تو اپنی جان مین کبہی انیاو نہین کرتے
سوریج تو نت اودے ہوتاہے پرنتو چگدڑ کو دن مین دکہائی نہین دیتا پہر کہو
سوریج کا کیا دوش ہے ایسے ہی مورکہہ اس اوتم سمی مین بھی نہ سنبہلین تو
اونکے بہاگ کوئی کیا کرے ایسا سمی بار بار نہین آویگا گہر گہر کے آگے گنگا
بہتی ہے استنان کرنے کی شردہا چاہیے ✽

بدیاوتی کا گونا اور سسرال مین جانیکے بعد اوسکی بدہوائی کا حال

جب پنڈت سوہن لال نے بدیاوتی کے لکہے ہوئے پتر کو پڑہا اور اکثر اکثر کو

بیچارا تو اتنا خوش ہوا کہ پہولا بدن مین نہ سمایا اوسی وقت سنار کو بولا کر
پانچ ہزار روپیہ کا جڑاو زیور بدیاوتی کیواسطے بنوایا اور دو ہزار روپیہ کا زیور سوبہدرا
کے لیئے طیار کروایا سوبہدرا کے باپ نے سنا تو پنڈت جی سے بہت کچھہ عذر
کیا اور دو گہنٹہ تک تکرار رہی پر نتو موہن لال نے نہ مانا اور کہا کہ سنو بہائی
میرے نزدیک بدیاوتی اور سوبہدرا دونون برابر ہین اسمین تم مجہسے کچھہ
مت کہو سنو لاچار سوبہدرا کا باپ دیارام چپ ہوگیا یہہ ذکر شہر مین پہیلا
تو اچہے پنڈت اور بڑے بڑے عہدہ دار موہن لال کی ستوگنی بدھی اور
قدردانی کی تعریف کرنے لگے اور بدیاوتی اور سوبہدرا کی بدہی اور بچار کو
بہت کچھہ سراہا ۔ پانچوان برس بیاہ کو شروع ہوا تو پنڈت موہن لال نے
سب سامان گونہ کا طیار کرکے بدیاوتی کے سسر کو چٹھی لکھی کہ پہولہرا دوج
کو ہمارا بچار لڑکی کا گونا کرنے کا ہے آپ چرنجیو بدیادہر کو وہان سے بہیج دیجئے
تیسرے دن ڈاک مین چٹھی کاشی پہونچ گئی پنڈت دیودت نے چٹھی کو پڑہ کر
دوسرے دن بدیادہر کو ریل مین روانہ کیا دو تین آدمی اوسکے ساتھہ بہیجے
وہ تیسرے دن متھرا مین پہونچا بدیادہر کو موہن لال نے پانچ برس پیچہے
دیکہا تہا جس سمی بات چیت ہوئی سسر کا دل کنول کیطرح کہل گیا سب
بدیاوان مین داماد کو بہرپور اور گن اور بدہی کا ساگر دیکہکر اپنے بہاگ کو
سراہنے لگا لڑکی اور داماد کے لیئے آٹھہ ہزار روپیہ کا جڑاو زیور بنوایا تہا
بیٹی کو تو پہلے ہی دیچکا تہا داماد کو اپنے ہاتھہ سے پہنایا اوسوقت اوسکے
روپ کو دیکہکر چاند سورج شرمانے لگے اوسکے آنے کی خبر سنکر ناتہ رشتہ دار

اور پار پروسی ملنے کو آتے بہتیرے تو پہرون بیٹھے ہوئے اوسکی صورت دیکہا کیئے کسی کا جی اوسکے پاس سے اوٹھنے کو نہین چاہتا تہا جب آدہی رات ڈہلگئی لوگ باگ لاچار ہو کر اپنے اپنے گہر کو گئے بدیا دہر نے بہی آرام کیا سویرے سب سے پہلے اوٹھکر دشا جنگل اشنان سے فرصت پائی موہن لال بہی نت نیم اسنان پوجن کر کے باہر آیا اوسوقت غیر آدمی کوئی بہی نہین تہا فرصت مین بدیاوتی کا پتر بنایا ہوا دکہایا بدیا دہر نے ایک ایک حرف اوسکا پڑہ کر اپنے دستخط کر دیئے اور پنڈت جی ارتہات اپنے سسر سے کہا کہ اس پتر پر مینے اسبات پر دستخط کیئے ہین کہ ہمارے گہر مین آگے سے بالکل اسی لکہاوٹ کے موافق عمل ہوتا رہیگا اور جہانتک بن پڑیگا مین بڑے پنڈت جی کے ہاتہہ سے اس پتر کی نقل کرا کے ناتہ رشتہ دارون کے پاس بہجوا دونگا گہر مین دس مرد عورت ہونگے تو او نمین کوئی نہ کوئی تو عقلمند نکلے ہی گا سچ بدیا دہر نے بدیاوتی کو بہت دانا اور سچار وان جانکر اپنے بہاگ کو سراہا تیسرے دن رخصت کی طیاری ہوئی موہن لال نے جیسا بیاہ مین جہیز دیا تہا اوتنا ہی کپڑا لتا گہنا پاتا برتن بہانڈا عمدہ عمدہ طیار کر کے زنانے مردانے جوڑے اومنگ سے من کہولکر بیٹی اور داماد کو دیا رخصت کے وقت برادری کے سوا محلہ کی سب عورتین اور بدیاوتی کی سہیلیان ملنے کو آئین اوسوقت کا حال کچہہ نپوچہو بدیاوتی کی جدائی سے برابر کی سہیلیون کا جگر پہٹا جاتا تہا سو بہدرا سے تو سہارا نگیا بیہوش ہو کر گرگئی جیون تیون گہر سے رخصت ہو کر رتہہ مین سوار کرایا موہن لال ایک کوس تک پہونچانے کو گیا نداں بہت اوداس ہو کر گہر

اولٹا پھرا اوسی دن سب نوکر چاکرون سمیت آگرہ مین پہونچے اور رات کو
ریل پر ایک پردہ دار گاڑی مین سوار ہوئے دوسرے دن اپنے گہر پر
داخل ہوگئے بدیاوتی کی ساس ول تو جہیز کے سامان کو دیکھکر بہت راضی ہوئی
پھر بہو کے روپ کو دیکھتے ہی بہول گئی اور موںھہ دکھائی کی پانچ مہرین دین
برادری مین خبر ہوئی تو نزدیکی ناتہ رشتہ دارون کے گہرون سے اور پروس
کی عورتین آئین پہلے دن نئی بہو کے دیکھنے کا سب کو چاؤ ہوا کرتا ہے سارا دن
ملنے ملانے مین تمام ہوا بدیاوتی آئی گئی کا موںھہ تکتی تہی دوسرے دن ساس نے
بہو کے سونے بیٹھنے کپڑے لتّے اسباب رکھنے کے لیئے اوپر کا سجا سجایا کوٹھا
خالی کردیا سسرال مین مہینے دو مہینے تو بدیاوتی کا جی اوکھڑا اوکھڑا رہا پھر
جیون جیون واقف ہوئی اور شرم کہلی تو گہر مین چھوٹے بڑون سے پریت
بڑھتی گئی آہستہ آہستہ کام کاج مین دخل دینے لگی یہہ معمول ہوا کہ صبحکو تو اوسکی
ساس کچی رسوئی بنالیتی اور شام کی پکّی بیالو کا اہتمام بہو کو سونپا آخر بدیاوتی
اونچے خاندانی گہر کی بیٹی متھرا کی رہنے والی تہی پہلے پہل ہی چترائی سے ایسی
عمدہ طیاری کی بیالو بنائی کہ اوسکی کاریگری اور سگھڑائی سب گہر والون کے
من بہائی ساس سسر سے خاوند دیور جیٹھہ دیورانی جٹھانی جتنے کنبے کے آدمی
تہے کہنے لگے کہ ایسی بہو تو کسی کے گہر مین نہین آئی یہہ تو دیوتا ہے پھر تو یہہ
حال ہوا کہ گہر بہر مین اوسکے سوا کسی کے ہاتہہ کی بیالو بنائی ہوئی کسی کو پسند
نہین آتی ایک دن کا ذکر ہے کہ بسیا دھر کی ماں کی طبیعت تو ٹھنڈ لگجانے کے سبب
ماندی سی ہوگئی اسنان بھی نکرسکی اور اوسکی نند بالک تہی اور بیاہ ہونے کے

کارن اوسکو کچی رسوئی کا ادہکار بہی نہین تہا اوسدن بدیاوتی کو صبح کی بہی رسوئی بنانی پڑی ایسی جگت سے رسوئی بنائی کہ کہانیوالے ہاتہ چاٹتے رہ گئے کچہہ سامان جو بچگیا تہا نائین اور کہار کو برتا دیا باہر کی آنے جانے والی عورتین تو گہر گہر مین نت آتی جاتی رہتی ہین اوس بیوپار تہہ کو کہاکر اونہون نے دس گہرون مین جاکر بڑائی کی بدیاوتی کی ایک عادت اور تہی کہ کبہی کبہار نائین دہوبن کہارن ایسی عورتون مین سے کوئی چیز مانگنے کو آتین تو بدیاوتی اونکا سوال خالی نہین جانے دیتی اسلیئے سارے محلہ اور برادری مین اونکے سبب بدیاوتی کا نام مشہور ہوگیا جسنے نہ دیکہی تہی اوسکو بہی دیکہنے کا چاو ہوا برادری اور محلہ کی اشراف لڑکیان اور عورتین بہی اوسکی پاس آنے لگین — پرمیشر کی اچہا سے سوبہدرا کا بہی بیاہ بنارس مین ہوا تہا دوسرے برس وہ بہی سسرال مین آئی اوسنے بہی اپنی برادری مین نام پایا — ایک دن سوبہدرا ڈولی مین بیٹہکر بدیاوتی کے پاس ملنے کو آئی وہ اوسکو دیکہکر ایسی راضی ہوئی کہ جیسے کسی کو دولت گڑی پاتی ہے بدیاوتی کی ساس سوبہدرا کا شعور اور عقل دیکہکر من مین بہت خوشی ہوئی اور بدیاوتی کی زبان سے اوسکی شوبہا سنکر کہا کہ بیٹی یہہ تیرا گہر ہے اس گہر مین اور اوس گہر مین انتر مت سمجہنا بدیادہر کی مان بدیاوتی اور سوبہدرا کی ایک سی صورت ایک سی بولی اور ایک سا گن اور سوبہاو دیکہکر اچنبہے مین رہگئی اور اپنی بڑی بہو سے کہنے لگی کہ یہہ بہو ذات کی تو سنار کی بیٹی ہے پر گیان اور صورت سوبہاو کی ایسی ہے کہ بڑی ذات مین بہی اسکے جوڑ کی بہو بیٹی نہین ملے اتنے ہی مین بدیادہر باہر سے آگیا مان سے پوچہا کہ آج تم کسکا ذکر کر رہی ہو

اوسکی مان نے سوبھدرا کا حال جیسا بدیاوتی کی زبانی سُنا تھا کہا بدیادھر نے ہنسکر جواب دیا کہ ماجی آدمی کی شوبھا کیول گُن بدیا اور اچھی سنگت کے پرتاپ سے ہوتی ہے جسکو پرمیشر نے گُن اور شعور دیا ہے وہی بڑا ہے کرتب تو جنکے خراب ہون اور نام کیواسطے بڑی ذات ہو تو کیا دمڑی بھر حوصلہ نہین سیکھا سو برس کا ہوگیا تو کیا بڑے تو ڈونگر ار تھہات پربت ہوتے ہین اونچے اور نیچے گُن ہی اوگن سے کہلاتے ہین اور بڑی اور چھوٹی ذات کی پوچھو تو اپنی اپنی ذات مین سب بڑے ہین یہہ کوئی نہین کہتا کہ مین ہون نیچ ہون اونکے کہنے سے کچھہ نہین جسکو جگت سراہے اور پرمیشر کے سنکھہ لالی یا وہ وہی بڑا ہے کھوٹے اور کھرے کرمون سے اچھا اور بُرا جانا جاتا ہے کیسکی مستک مین اچھی اور بُری ذات لکھی ہوئی نہین ہوتی کہ اکثر بانچ کر پہچان لے ایک بیتر جو سوبھدرا کی صلاح سے تمہاری چھوٹی بہو نے اپنے میکے مین پنڈت موہن لال جی میرے سُسر کی اگیا کے موافق بنایا ہے اوسکو تمنے نہین سُنا جب سنوگی اور ہندوؤن کی بُری اور نرلج ریتون کو بچاروگی تب ان دونون کے گُن پرکھت ہونگے موہن لال نے سوبھدرا کو اسکے گُن اور بدیا اور اوتم چلن سے راضی ہوکر اپنی دہرم کی بیٹی بنائی ہے دو ہزار روپیہ کا زیور اپنے پاس سے سوبھدرا کو بنوا دیا ہے یہہ سب حال اپنی سُسرال مین پنڈت جی کی زبانی سُنا تھا یہہ سُنکر بدیادھر کی مان بہت راضی ہوئی اور سوبھدرا کے ساتھہ سچے من سے بہت محبت کرنے لگی یہہ سارا حال سوبھدرا کی سُسرال مین اوسکی ساس سُسر دیور جیٹھہ اور خاوند کو بھی معلوم ہوگیا اور یہہ بھی جان لیا کہ ہماری بہو کو بدیاوتی نے

لکہا یا پڑہا یا ہے اوسی کی پرتاپ سے گُن وان ہوئی اس سبب سے آپین
بہت ہی میل ملاپ ہو گیا بدیا وتی تو بہاگوان تہی سُسرال مین ہی اوسکے پاس
بہت سی بڑی اور چہوٹی لڑکیان رات اور دن رہنے لگین اوسکو سوائے رسوئی کے
اہتمام کے اَور گہر کے گورکہہ دہندے سے کچہہ مطلب نہین تہا کہ نوکر چاکر بہتیر
باہر کام کرنے والے موجود تہے آٹھ پہر لکہنے پڑہنے اور جالی کشیدہ اور اچہی
باتون کی سنگت رہتی سکہیا جیو سدا سُکہہ پاتے ہین بدیادہر بہی مدرسہ مین
ڈیڑہ سو روپیہ کا نوکر ہو گیا سب باتون کا گہر مین رام پرتاپ تہا اسی آنند کے
ساتہہ پانچ برس گذر گئے پرمیشر نے اس عرصہ مین دو لڑکے گلاب کے پہول
بدیا وتی کو دیئے اور ایک لڑکی دیوی کا سروپ پیدا ہوئی ۝

مُرلی منوہر کا بیان

بدیادہر کے بہائیون مین چہہ سات پیڑہی کے انتر مرلی منوہر چچا کا بیٹا بہائی
بڑا پنڈت اور گیانی تہا پنجاب کے ضلع مین اوسکا باپ تحصیلدار تہا جب تک
زندہ رہے مُرلی منوہر کو کچہہ سوچ فکر نہین تہا تحصیلدار کے مرتے ہی دلدر کے
جال مین پہنس گیا اوسی مصیبت اور تکلیف مین بڑی لڑکی کی شادی کی وہ بہی پرانی
چالون کے سبب بہت حیران تہا اور اونکے مٹانے کی فکر مین تہا کہ اسی عرصہ
مین چہوٹی لڑکی کی شادی کا پیغام آیا اوسنے موقع اور مصلحت جانکر اپنے سمدہی کو
اس مضمون کا خط لکہا — **خط** — پنڈت صاحب مہربان دوستان
پنڈت فقیر چند جی بہار گو سلامت   بعد نمسکار اور اشتیاق ملاقات کے عرض
یہہ ہے کہ مہربانی نامہ آپکا وصول ہوا مجہکو شاد کیا — **وقعلہ** آپ نے

شادی کے واسطے لکھا سو درست ہے میری بھی عین خوشی اور تمنّا ہے کہ
دسوین گیارھوین برس تک لڑکی کی شادی کر دیجائے کیونکہ پیچھے بواہ کرنے
مین دھرم نہین ہے — دفعہ ۲ پہلے سے میرا حال آپ کو معلوم ہے
کہ مین [illegible] ہزار رو
روپیہ کا قرض سر پر ہو گیا — دفعہ ۳ دنیا مین بیٹا بیٹی سے زیادہ کوئی
پیارا نہین ہے جب اپنی لڑکی دیدی تو اوسنے زیادہ ہمدرد اور دکھ سکھ کا
ساتھی اور کون ہے اسلیئے مین آپ کو اپنا پیارا جانکر اپنے دل کا حال لکھتا ہون
کداچت مجھہ سے انتر اور کپٹ رکھو گے اور میرے اس خط کو گھر گھر دکھاتے
پھروگے تو اسمین تمہاری اور میری دونون کی بدنامی ہوگی — دفعہ ۴
مینے آپ کے ساتھ رشتہ داری اس ارادہ سے کی ہے کہ ہمارے اور آپکے
درمیان مین اور لوگون کی طرح جیسے اس زمانہ مین لوگون کے بہکانے اور سمجھانے
اور اپنی بیوقوفی سے سمدھی سمدھی آپسمین لڑ جھگڑ کر بدنامی اوٹھاتے ہین رنج
ہونے نپاوے — دفعہ ۵ مین تو اپنے کرمون کے پھل سے بھاد لدری
ہون اور آپ سب لایق ہو اسواسطے مین چاہتا ہون کہ ایسی تجویز نکالو کہ میرا بھی
نباہ ہو جائے اور آپ بھی زیرباری سے بچو اور جس امر مین صلاح کرنا ہو مجھے
آپ لکھہ بھیجو کیونکہ مینے چودہ برس سے اچھے برے لوگون کا برا امتحان کیا
ہے جسکو اپنا جانا وہی آستین کا سانپ نکلا — دفعہ ۶ جو جو خرچ بیفایدہ
ہین اونکو کم کرنا چاہیے کہ اسمین خاص آپکا بے فایدہ ہے آتشبازی اور پھلواری
اور روشنی اور ناچ مین واجبی خرچ کرنا چاہیے آپ کو لوگ یہہ بات کہین گے

کہ واہ صاحب اسمین تو تمہاری ہلکائی ہوگی یہہ کہنا اونکا ماننا نچاہیے کیونکہ کہلاوت ہے کسی کا گھر جلے کوئی تاپے دوسرے کا گھر پھونک کر تماشا دیکھنے والے بہت ہین — **دفعہ ۷** جسوقت مورکھہ آدمی آپ کو بہکاوین اس خط کو پڑہکر میری بات یاد کر لینا پھر اون مورکھون کے کہنے کا اثر آپکے دلپر نہو گا — **دفعہ ۸** لینے دینے کا یہہ معاملہ ہے کہ ایسا کون کمبخت ہے جو پیدا ہوئے پر لڑکی اور داماد اور سمدہی کو نذر نہ دے پر جب نہو تو کیا کرے اسباب کا ارمان کرنا نچاہیے — **دفعہ ۹** چرنجیو بابو لال کی چھٹی جیت سدی ۱۳ کو ہوگی جہہ رت دکہلا کر ساتھہ کے ساتھہ جنیو بہی کرا دینا تو کچھ پیشیمہ ہوئے تو کیا اچھا ہے آخر تو براہمنون کا کل اور رشیون کا بنس ہے آٹھہ برس کی عمر مین لڑکے کا جنیو ہونا چاہیے پہر تو لڑکا پاتکی ہو جاتا ہے دنیا کا نہ روپیہ پیسا ساتھہ چلے گا نہ بیاہ شادی کا نام بیکنٹھہ مین لیجائیگا صرف اپنا دہرم اور نیک کرم ساتھی رہین گے جہانتک بن پڑے پرمیشر کا حکم نہ لوپے **دفعہ ۱۰** مینے اپنی سچی محبت کا حق ادا کیا آیندہ جیسی آپ کی تجویز ہو او سمین اپنا فائدہ جانو دیکھیے مین تو ہر طرح آپکا تابعدار اور خیر خواہ ہون — اسطرح خط لکھکر روانہ کیا پندرہوین دن ڈاک مین اوسکا جواب آیا اوسکی نقل بہی لکھی جاتی ہے

سمدہی کے خط کی نقل

پنڈت صاحب مشفق مہربان پنڈت مرلی منوہر صاحب بہار گو سلامت

آپ کی ملاقات کا اشتیاق بہت ہی جدائی کا خنجر دل کے ٹکڑے کرتا ہے پرمیشر وہ دن کرے کہ جلد جدائی کا پردہ درمیان سے اوٹھے نوازشنامہ آپکا

ورود ہوا ممتاز فرمایا ہر ایک دفعہ کا جواب لکھتا ہون ملاحظہ سے گذریگا
دفعہ ۱ آپ نے لکھا کہ پہلے تو مین خوش تہا اور اب دلگیر ہون اسکا
[illegible] گکنا نحا ہے زمانہ ہمیشہ یکسان نہین رہتا ہے ہماری اور آپکی
شرم آبرو ایک ہے آپ [illegible] پہلے اوسی کے موافق
ہوگا اور آپ سے جو والدہ صاحبہ نے فرمایا تہا وہی درست ہے **دفعہ ۲**
جبکہ آپکی اور میری شرم و آبرو واحد ہے تو مجھکو بھی آپکا خط دوسرون کو دکھانے
مین شرمندگی ہے آپ نے مجھکو اپنے دکھہ کا ساتھی جانکر یہہ فقرہ لکھا ہی درحقیقت
مین چھوٹا ہون اور آپ بڑے ہین **دفعہ ۳** آپ نے لکھا کہ مین نے
رشتہ داری اس بچارہ اور خواہش سے کی ہے کہ میرے اور آپکے درمیان
اور لوگون کیطرح رنج ہونے نپاوے حقیقت مین بجا ہے اور ایساہی دیکھتے
آتے ہین سو کوئی بات آپکی مرضی کے باہر نہوگی اسبات پر آپ دل سے یقین
کرین **دفعہ ۴** آپ نے لکھا کہ کسی کے بہکانے مین مت آنا بہت
درست ہے آجکل زمانہ ایسا ہی ہے برادری کے لوگ دونون طرف سے
آپسمین بہکا کر لڑائی جھگڑا اور بدنامی کروا دیتے ہین سو ایسا یہان نہین ہونے
پاویگا **دفعہ ۵** آپ نے مجھکو اپنا یگانہ سمجھ کر اپنی بے مقدوری کا حال
لکھا یہی حال میرا ہے اندنون مین کسی جگہہ نوکر نہین ہون آپکے سامنے جو
سلسلہ ڈاک گھوڑیکا تہا وہ بھی بسبب جاری ہونے ریل کے نرہا اسلیئے مین
اپنا سا حال سب کا جانتا ہون آپ نے کچھ بیجا نہین لکھا آپ ہمارے بڑے ہین
یقین ہے کہ بفضل شری بہگوان سب اچھا ہوگا جیسا زمانہ ہے اوسی موافق

شادی کیجاویگی — **دفعہ ٦** آپنے جو واسطے کم کرنے خرچ روشنی اور
جلوس برات اور آتشبازی کے لکھا اسبات سے مین آپکا بہت شکرگذار اور
احسانمند ہون کیونکہ اسمین خاص میرا ہی فائدہ ہے آپکے حکم کے موافق
عمل مین آویگا — **د**[illegible] **وا**[illegible] بعد کی بہلرا اونکو اپکا
خط سنادیا تہا وہ سنکر بہت رضامند ہوئین اور یہہ نیاز نامہ اونکے فرمانے
کے مطابق لکھا گیا ہے — **دفعہ ٨** آپ آگرہ مین آکر شادی کرین تو بہت
اچہا ہے کہ ہمکو زیرباری ہوگی نہین تو جہان آپکی مرضی ہوگی وہان ہی حاضر
ہونگا — **دفعہ ٩** عزیز بابولال کا جنیو ماہ بیساکہہ سمت ١٩٢٩ مین کرادیا گیا —
دفعہ ١٠ نوازشنامہ آپکا احتیاط سے اپنے پاس رکھہ لیا ہے جب ضرورت
ہوگی دیکہہ لیا کرونگا — سمدہی کے ہاتہہ کا لکہا ہوا خط پڑہ کر مرلی منوہر پہول
کیطرح کہل گیا اور دوستون مین اپنے سمدہی کی بہت سی تعریف کرنیلگا حقیقت مین
سمدہی ہون تو مرلی منوہر کے سمدہی جیسے اشراف اور سمجہہ وان ہون جو لوگ دور
کی بات سوچتے ہین اور بہلے برے کو سمجہتے ہین وے ہی دوست ہونیکے لائق ہین
نالایق دوست یا بہائی یا رشتہ دار سے ہمیشہ تکلیف پہونچتی رہتی ہے پرماتما
نالایقون اور مورکہون سے بچاوے بڑون کا بچن ہے گیانی سے گیانی
ملے کرے گیان کی بات ✤ مورکہہ سے مورکہہ ملے کیا گلی کیالات ✤

تنبیہہ

عقلمند وہ لوگ ہین کہ جو ایک دفعہ ٹہوکر کہا کر دوسری بار مین سنبہل جاتے ہین
اور بیوقوف وہ ہین کہ کئی بار ٹہوکر کہانے پر بہی اونکو اپنا نفع نقصان نہین

سو جہتا سیانے آدمیون کو مورکہون کے دہوکہے اور دم مین نہ آنا چاہیے
زندگی کا بہروسہ نہین ہے موت کے روبرو بوڑہے جوان بالک مرد عورت
سب برابر ہین جو گھڑی اور ساعت نیک کامون مین خرچ ہووے تم لابہہ ہے
مورکہون کی زبان سے ڈرنا نچاہیے اونکا زور سوائے برا کہنے کے اور کچھہ
نہین چل سکتا جس مورکہہ کو برے بہلے ہان لابہہ کی پہچان نہو اوسکے کہنے
سننے پر کیا پچہتاوے اور اوسکا بچن اور کرتب بشواس کرنیکے یوگ کب ہو سکتا ہے

پرارتھنا التجا

جیسا کچھہ فائدہ لڑکیون اور عورتون کے پڑہانے لکہانے کا تہا اچھی طرح
اوسکا بیان کیا گیا اب پرماتما سے یہہ دعا ہے کہ ہے پریشر سنسار ہین
مند بہاگیون کو بری راہ سے پہیر کر نیکیون کا مارگ دکہلا اور استری پرشون
کے دلون مین پڑہنے لکہنے کا شوق بڑہا اور سرکار گورنمنٹ کی خدمت مین یہہ
التماس ہے کہ اس کتاب کے حرف حرف پر غور فرما کر اوسکے نتیجہ پر تصوف فرمایا
جاوے اور ہین عام خیر خواہ خلایق ہون اسلیئے اپنے ذمہ خوشی دل کے ساتھہ
محنت گوارا کر کے کسی خاص غرض سے اسکو تصنیف کیا ہے ؛

خاتمہ

خردمند اسکو کرینگے پسند	کہ ہوتے ہین اہل خرد ہوشمند	پڑہین شوق سے گر اسی لڑکیان	تو ہوون اہل فن و خرد بیگمان
بچون کو عزیزین سکھاوین اگر	اسے ویرانہ مین ناحق ہین ہنر و	محبت مین او سے شوہر ضرور	خدا داد ہین نیک جوہر ضرور
لیاقت مین جسقدر ہوتا ہے سوکہ	کرین خود سمجھو جاہلو فنگی	جہالت سے نفرت کرین ہم ایام	رہین نیک صحبت مین وہ دوام
کیا تو نے کیا خوب اسے ست کام	اوجالا کیا راہ مین بہر عام		

بیان انجمن راجپوتانہ اجمیر

چند ماہ سے مقام اجمیر مین ایک انجمن حسب منشاء حکم قضا توام جناب لیلی سانڈرس صاحب بہادر کمشنر اجمیر باہتمام جناب منشی امین چند صاحب رئیس اعظم ملک پنجاب [illegible] اسسٹنٹ [illegible] بہادر بندوبست ضلع اجمیر و میرواڑہ و بابو پنڈت بہاگ رام صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قایم ہوئی ہے جناب ممدوحین کے فیض عام سے تہوڑے ہی عرصہ مین اس جلسہ نے اسقدر رونق پائی کہ جمیع رؤسا شہر کی زبان پر کلمات شکریہ ہر وقت جاری رہتے ہین جناب منشی امین چند صاحب اور جناب پنڈت مہاراج کشن صاحب کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اگر تفصیل وار بیان لکہا جاوے ایک کتاب جدا بن جاوے — مین مصنف نسخہ ہذا نے بہی اس کتاب کی نقل جلسہ مین پیش کی تہی چنانچہ اسکی نسبت جو تحریر کہ انجمن کیطرف سے عنایت ہوئی اوسکی نقل درج کیجاتی ہے ؀

انجمن راجپوتانہ کی راے

منشی چتربہوج سہاے بہارگو راحت تخلص مصنف کتاب نے یہہ کتاب واسطے طلب راے انجمن راجپوتانہ واقع اجمیر مین ارسال کی انجمن نے نہایت خوشی کے ساتہہ اسکو ثبت راے کے لیئے ایک سب کمیٹی کی سپرد کیا سب کمیٹی کے ہر ایک میمبر نے اوسکو سراپا دیکہا اور اپنی اپنی راے ثبت کی انجمن نے ہر ایک میمبر کی راے کو اس کاغذ مین ثبت کرنا طول عمل تصور کیا مگر اون سب رایون کا ماحصل یہہ ہے کہ یہہ کتاب جس غرض سے تصنیف کی گئی ہے

اوسکے لیئے بہت عمدہ ہے یعنی اسکی عبارت خیالات مضامین اور یہہ کل
قصہ ایسی طرح لکھا گیا ہے کہ ہندون کی لڑکیان اسکو پڑہ کر اپنے اخلاق اور
چلن کو بشرط توجہ درست کرسکین گی ــ انجمن منشی چتربھوج سہاے کا اس مفید
محنت کی برداشت کرنے کا شکریہ ادا کرتی ہے اور اسبات کی مبارکباد دیتی ہے
کہ گورنمنٹ نے بہی اونکے اس کام کی قدردانی کی اور ہزار روپیہ انعام دیا۔
دستخط منشی امین چند اسسٹنٹ جوڈیشل پریزیڈنٹ انجمن اچھوپانہ

اشتہار

واضح ہو کہ یہہ کتاب بموجب قانون بستم ۱۸۶۷ء داخل بہی رجسٹر ہوگئی
ہے لہذا جمیع صاحبان اہل مطابع کی خدمت مین التماس ہے کہ بلا اجازت
بندہ کے قصد چہاپنے کا نفرمادین فقط

العبد

چتربھوج سہاے بہار گونسر مصنف کتاب ہذا

اشتہار کتب موجودہ مطبع ست پرکاش آگرہ محلہ حکیم گلی

مہابھارت سنسکرت و اُردو آدپرب سے بہشم پرب تک للعہ ۵ سہ/

خلاصہ مہابھارت و منوسمرتی بزبان سنسکرت و بھاشا ۶عہ/ ۵عہ

خلاصہ مہابھارت ۔۔۔۔ اُردو ۔۔۔۔۔۔ ۹/

کیلاش مارگ ۔۔۔۔ بھاشا ۔۔۔۔۔۔۔۔ عہ/ ۲/

کرشن کھنڈ ۔۔۔۔ بھاشا ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶عہ/ ۸/

بھگوت گیتا سنسکرت و اردو و مطابق ترجمہ سری نیلکنٹھ جی ۱۲/

ہرمیڈہی استوتر سنسکرت و بھاشا عہ/ ۱/

LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

DATE SLIP

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of **one anna** will be charged for
each day the book is kept over time.

URDU STACKS

Date	No.	Date	No.